ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR - QADYAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیاں بینی | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

مورخہ ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۹ اسوج ۱۹۶۵ب

جلد ۷

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

ستمبر	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر (گھنٹہ منٹ)	وقت افطار (گھنٹہ منٹ)	اکتوبر	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر (گھنٹہ منٹ)	وقت افطار (گھنٹہ منٹ)
۲۸	۱	۵ — ۲	۶ — ۲۵	۱۳	۱۶	۵ — ۱۱	۶ — ۱۰
۲۹	۲	۵ — ۲	۶ — ۲۴	۱۴	۱۷	۵ — ۱۱	۶ — ۹
۳۰	۳	۵ — ۳	۶ — ۲۳	۱۵	۱۸	۵ — ۱۲	۶ — ۸
یکم اکتوبر	۴	۵ — ۳	۶ — ۲۲	۱۶	۱۹	۵ — ۱۲	۶ — ۷
۲	۵	۵ — ۴	۶ — ۲۱	۱۷	۲۰	۵ — ۱۳	۶ — ۶
۳	۶	۵ — ۵	۶ — ۲۰	۱۸	۲۱	۵ — ۱۴	۶ — ۵
۴	۷	۵ — ۵	۶ — ۱۹	۱۹	۲۲	۵ — ۱۴	۶ — ۴
۵	۸	۵ — ۶	۶ — ۱۸	۲۰	۲۳	۵ — ۱۵	۶ — ۳
۶	۹	۵ — ۷	۶ — ۱۷	۲۱	۲۴	۵ — ۱۵	۶ — ۲
۷	۱۰	۵ — ۷	۶ — ۱۶	۲۲	۲۵	۵ — ۱۶	۶ — ۱
۸	۱۱	۵ ۸	۶ — ۱۵	۲۳	۲۶	۵ — ۱۷	۶ — ۰
۹	۱۲	۵ ۸	۶ — ۱۴	۲۴	۲۷	۵ — ۱۷	۵ — ۵۹
۱۰	۱۳	۵ ۹	۶ — ۱۳	۲۵	۲۸	۵ — ۱۸	۵ — ۵۸
۱۱	۱۴	۵ ۹	۶ — ۱۲	۲۶	۲۹	۵ — ۱۸	۵ — ۵۷
۱۲	۱۵	۵ ۱۰	۶ — ۱۱	۲۷	۳۰	۵ — ۱۹	۵ — ۵۶

یہ اوقات ریلوے سٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق لکھے گئے ہیں اور لاہور کے مطلع و مغرب کے مطابق ہیں۔ اگلے ہفتے زیادہ صحت کے ساتھ لکھے جاسکیں گے۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ بمبئی کے احباب اس فرق کا اندازہ بھی کرلیں جو مختلف شہروں کے اوقات میں سورج چڑھنے اور ڈوبنے کا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک صاحب اپنی گھڑی کی چال کے مطابق روزانہ کمی بیشی کرلیا کریں۔

دستور العمل۔ والیان ریاست سے ۵۳۔ عام قیمت پیشگی للعہ۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں فی پرچہ ۱ہ۔ اخبار وقت پر نہ پہنچے تو ایک ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید در اخبار دیجاویگی۔ تمام ترسیل زر

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

مدینۃ المسیح

۱- حضرت خلیفۃ المسیح و فاضل احسن امروہی و دیگر بزرگان ملت کی صحت قوم کے لیئے مژدۂ جاں فزا ہے

۲- حافظ ابوسعید صاحب عرب رنگون سے تشریف لائے ہیں۔ آپ رمضان کا مبارک مہینہ دارالامان میں اقامت پذیر رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۳- اخبار ایک روز دیر سے شائع ہوتا ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ کاتب سات روز سے مفقود الخبر ہے۔ محرر بھی یہاں نہیں پریسمین بھی بیمار ہے - اور مفتی صاحب سفر پر ہیں اور یہ ناچیز بخار میں مبتلا ایسی مجبوری کی حالت میں بھی اخبار تیار کروا دیا گیا۔

اطلاع

ترجمہ شاہ رفیع الدین والا قرآن شریف جسکو حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہے اور جسکو مد نظر رکھ کر درس قرآن مجید کے نوٹ لکھے جاتے ہیں مجلد ۴ عہ پر مجھ سے ملسکتا ہے قیمت ساری یا کچھ حصہ پیشگی آنی چاہیئے ورنہ وی۔ پی نہ ہوگا۔ (محمد صادق ایڈیٹر)

احوال احباب احمدیہ

مفصلہ ذیل رباعیات عزیز بھائی محمد مرتضیٰ خاں پٹیالہ نے اپنی انجمن کے جلسہ میں پڑھیں۔

(۱) حق نے دیا جو کام سرانجام کر گیا
کسرِ صلیب و قتلِ خنازیر کر گیا
مرنے پر اس کے کیسے مناتے ہو تم خوشی
عیسےٰ کو بھی تمہارے وہ نیچیر کر گیا

۲- بروز حشر جب حاضر سبھی اہلِ جہاں ہونگے
محمد مصطفےٰ وہاں پر شفیع عاصیاں ہونگے
خلیفے سب چلینگے جماعت اپنی اپنی لیکر
غلام احمد کے پیچھے ہم بھی آخر کو رواں ہونگے

۳- اپنی دوری سے خدایوں مجھ کو رُلایا ہوتا
اس سے بہتر تھا کہ پاس اپنے بلایا ہوتا
گر بلانا ہی تھا مقصد میں پیارے احمد
اپنے روضہ کی مجھے شمع بنایا ہوتا

محمد مرتضیٰ خان احمدی از پٹیالہ۔

خطبۂ جمعہ

امیر المومنین نے ۱۱ ستمبر جمعہ کو واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ پر خطبہ پڑھا۔

پہلے آپ نے پچھلے رکوعوں سے ربط کے سلسلہ میں فرمایا۔

سورۃ الحمد میں دو گروہوں کا ذکر ہے منعم علیھم مغضوب علیھم۔ منعم علیھم کو متقین فرمایا اور بتایا کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ نماز پڑھتے۔ اپنے مال و جان کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ وحی کا سلسلہ ابتدائے خلق آدم سے تا قیامت قیامت جاری ہے۔ یہ لوگ ہدایت کے گھوڑوں پر سوار ہیں اور مظفر و منصور ہوں گے۔ دوم وہ لوگ ہیں جن کے لئے سنانا نہ سنانا برابر ہے اور جو شرارت سے انکار کرتے ہیں۔ مغضوب علیھم ہیں ایسے ہی منافق۔

سوم وہ جو غلطی سے گمراہ ہیں یا بدعتیوں کی وجہ سے یہ ضال ہیں

اب ایک منعم علیہ کی مثال دیکر سمجھاتا ہے۔

اللہ نے فرشتوں سے مشورہ نہیں کیا بلکہ انہیں اطلاع دی (یہ اطلاع دینا خدا کا خاص فضل ہے جو بعض خواص پر ہوتا ہے) کہ میں ایک خلیفہ بنانیوالا ہوں۔ خلیفہ کہتے ہیں گذشتہ قوم کے جانشین کو۔ جو اپنے پیچھے کسی کو چھوڑے بادشاہ کو (ظاہری باطنی سلطنت کو شامل ہے)

یہ ملائکہ وہ تھے جن کے متعلق عناصر کی زمینی خدمات ہوتی ہیں اور یہ ثابت ہے اس آیت سے استکبرت ام کنت من العالین جس سے معلوم ہوا کہ عالین اس حکم کے مکلف نہیں تھے۔ صوفیوں نے لکھا ہے تمام عناصر کا مجموعہ انسان ہے۔ ہر عنصر پر ایک فرشتہ ہوتا ہے وہ اپنے اپنے متعلقہ شئے کی ماہیت کو جانتے تھے وہ سمجھے کہ یہ تمام عناصر ملینگے ضرور ان میں اختلاف ہوگا مگر انہیں معلوم نہ تھا خدا انسان کو مجموعہ کمالات بنانا چاہتا ہے واقعی ہماری غذا بھی عجیب ہے کچھ اس میں پتھر (نمک) ہے کچھ نباتات

کچھ حیوانات پس وہ بول اٹھے کہ وہ فساد کریگا خونریزی مگر ہم تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں تیری ذات کو اسبات سے منزہ سمجھتے ہیں کہ تیرا کوئی کام حکمت اور نیک نتیجے سے خالی ہو۔ فرشتے جو اعتراض کر رہے تھے دراصل وہی ان پر وارد ہوتا تھا کہ وہ بنی آدم کی پیدائش اور اس کی نسل کی نسبت چاہتے تھے کہ نہ ہو گویا سفک دماء کرتے تھے اور یہ بھی فساد تھا۔

ایک دفعہ کسی شخص نے مجھے کہا بہت علماء تمہارے مرزا صاحب کو خلیفۃ اللہ نہیں مانتے۔ میں نے کہا یہ تعجب نہیں خلفاء پر فرشتوں نے اعتراض کئے ہیں۔ یہ علماء فرشتوں سے بڑھکر نہیں مگر فرشتوں اور ان لوگوں کے اعتراض میں فرق تھا فرشتوں نے نحن نسبح بحمدک و سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا کہکر اپنے اعتراض .. واپس لے لیا حضرت صاحب کی خدمت میں کسی نے خط لکھا کہ اب تو خدا بھی آئے تو میں یہ بات نہ مانوں۔ فرمایا دیکھو یہ کیسے متکبر اور بے پرواہ لوگ ہیں شعیب نبی کو جب لوگوں نے کہا او لتعودن فی ملتنا تو انہوں نے جواب دیا ما یکون لنا ان نعود فی ملتکم الا ان یشاء اللہ ربنا یعنی ہم تو کبھی تمہارے مذہب میں نہ آئینگے پھر فرمایا ہاں اگر خدا چاہے تو اُس کا ارادہ زبردست ہے یہ پاس ادب ہے جو آجکل کے گستاخوں سے جا چکا ہے دیکھو ایک ناممکن بات پر پیغمبر نے خدا کے عظمت اور جبروت و جلال کا ادب کیا ہے تو افسوس اس انسان پر جو بلا سوچے سمجھے کہتا ہے۔ کہ یہ کام یوں ہو جائیگا اور میں یوں نہ کروں گا۔

نبی کریم جب کوئی بادل آتا تو مضطربانہ اندر باہر پھرنے لگتے حضرت عائشہ نے عرض کی عرب کا ملک تو ابر دیکھ کر خوش ہوتا ہے آپ نے فرمایا عائشہ کیا معلوم کہ اس بادل میں کوئی خدا کا عذاب ہو بدر کے جنگ میں باوجود وعدہ نصرت الٰہی کے آپ نے ایک جھونپڑی ڈال لی اور اسقدر عاجزی سے دعا کی کہ آپ چادر گر گئی اسپر ابوبکر بول اٹھے کہ بس کیجئے خدا کا وعدہ ہے کہ میں فتح دونگا۔ اسپر صوفیوں نے لکھا ہے کہ ابوبکر کو خدا کی نسبت اتنا علم نہ تھا جتنا نبی کریم کو تھا وہ خدا کی غنا ر ذاتی کو جانتے تھے فرشتوں کے سوال سے انسان کو عبرت پکڑنی چاہیئے جسے نہ تو خدا کی صفات کا علم ہے نہ صفات سے پیدا

مدینۃ المسیح

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح و فاضل احسن امروہی و دیگر بزرگان ملت کی صحت قوم کے لئے مژدۂ جاں فزا ہے

۲۔ حافظ ابوسعید صاحب عرب رنگون سے تشریف لے آئے ہیں۔ آپ رمضان کا مبارک مہینہ دارالامان میں اقامت پذیر رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۳۔ اخبار ایک روز لیٹ شائع ہوتا ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ کاتب سات روز سے مفقود الخبر ہے۔ محرر بھی یہاں نہیں پریسمین بھی بیمار ہے۔ اور مفتی صاحب سفیر ہیں اور یہ ناچیز بخار میں مبتلا۔ ایسی مجبوری کی حالت میں بھی اخبار تیار کروا دیا گیا۔

ترجمہ شاہ رفیع الدین والا قرآن شریف جسکو حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہے اور جسکو مدنظر رکھ کر درس قرآن مجید کے نوٹ لکھے جاتے ہیں مجلد عمدہ پر مجھے ملسکتا ہے قیمت ساری یا کچھ حصہ پیشگی آنی چاہئے ورنہ وی۔ پی نہ ہوگا۔ (محمد صادق ایڈیٹر)

احوال احباب احمدیہ

مفصلہ ذیل رباعیات عزیز بھائی محمد مرتضیٰ خاں پٹیالہ نے اپنی انجمن کے جلسہ میں پڑھیں۔

(۱) حق نے دیا جو کام مسیحا پیر کر گیا
کسر صلیب و قتل خنازیر کر گیا
مرنے پر اس کے کیسے مناتے ہو تم خوشی
عیسےٰ کو بھی تمہارے وہ تکفیر کر گیا

۲۔ بروز حشر جب حاضر سبھی اہل جہاں ہونگے
محمد مصطفےٰ واں پر شفیع عاصیاں ہونگے
خلیفے سب چھینگے جماعت اپنی اپنی کو
غلام احمد کے پیچھے ہم بھی آخر کو رواں ہونگے

۳۔ اپنی دوری سے نہ یوں مجھ کو رلایا ہوتا
اس سے بہتر تھا کہ پاس اپنے بلایا ہوتا
گر یہ ناہی تھا قسمت میں پیارے احمد

امیر المومنین نے ۱۱ ستمبر جمعہ کو واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ پر خطبہ پڑھا۔

پہلے آپ نے پچھلے رکوعوں سے ربط کے سلسلہ میں فرمایا۔

سورۃ الحمد میں دو گروہوں کا ذکر ہے منعم علیہم مغضوب علیہم منعم علیہم کو متقین فرمایا اور بتایا کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ نماز پڑھتے۔ اپنے مال و جان کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ وحی کا سلسلہ ابتدائے خلق آدم سے تا قیامت قیامت جاری ہے۔ یہ لوگ ہدایت کے گھوڑوں پر سوار ہیں اور مظفر و منصور ہوں گے۔ دوم وہ لوگ ہیں جن کے لئے سنانا نہ سنانا برابر ہے اور جو شرارت سے انکار کرتے ہیں مغضوب علیہم ہیں ایسے ہی منافق۔

سوم وہ جو غلطی سے گمراہ ہیں یا بدچلنیوں کی وجہ سے یہ ضال ہیں

اب ایک منعم علیہ کی مثال دیکر سمجھاتا ہے۔

اللہ نے فرشتوں سے مشورہ نہیں کیا بلکہ انہیں اطلاع دی (یہ اطلاع دینا خدا کا خاص فضل ہے جو بعض خواص پر ہوتا ہے) کہ میں ایک خلیفہ بنانیوالا ہوں۔ خلیفہ کہتے ہیں گذشتہ قوم کے جانشین کو۔ جو اپنے پیچھے کسی کو چھوڑے۔ بادشاہ کو (ظاہری باطنی سلطنت کو شامل ہے)

یہ ملائکہ وہ تھے جن کے متعلق عناصر کی زمینی خدمات ہوتی ہیں اور یہ ثابت ہے اس آیت سے استکبرت ام کنت من العالین۔ جس سے معلوم ہوا کہ عالین اس حکم کے مکلف نہیں تھے۔ صوفیوں نے لکھا ہے تمام عناصر کا مجموعہ انسان ہے۔ ہر عنصر پر ایک فرشتہ ہوتا ہے وہ اپنے اپنے متعلقہ شے کی ماہیت کو جانتے تھے وہ سمجھے کہ یہ تمام عناصر ملینگے ضرور ان میں اختلاف ہوگا مگر انہیں معلوم نہ تھا خدا انسان کو مجموعہ کمالات بنانا چاہتا ہے واقعی ہماری غذا بھی عجیب ہے کچھ اس میں پتھر (نمک) ہے کچھ نباتات

کچھ حیوانات پس وہ بول اٹھے کہ وہ فساد کریگا اور خونریزی مگر ہم تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں تیری ذات کو اسبات سے منزہ سمجھتے ہیں کہ تیرا کوئی کام حکمت اور نیک نتیجے سے خالی ہو۔ فرشتے جو اعتراض کر رہے تھے دراصل وہی ان پر وارد ہوتا تھا کہ وہ بنی آدم کی پیدائش اور اس کی نسل کی نسبت چاہتے تھے کہ نہ ہو گویا سنگ دعا کرتے تھے اور یہ بھی فساد تھا۔ ایک دفعہ کسی شخص نے مجھے کہا بہت علماء تمہارے مرزا صاحب کو خلیفۃ اللہ نہیں مانتے۔ میں نے کہا یہ تعجب نہیں خلفاء پر فرشتوں نے اعتراض کئے ہیں۔ یہ علماء فرشتوں سے بڑھکر نہیں مگر فرشتوں اور ان لوگوں کے اعتراض میں فرق تھا فرشتوں نے نحن نسبح بحمدک اور سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا کہکر اپنے اعتراض واپس لے لیا۔ حضرت صاحب کی خدمت میں کسی نے خط لکھا کہ اب تو خدا بھی آئے تو میں یہ بات نہ مانوں۔ فرمایا دیکھو یہ کیسے متکبر اور بے پرواہ لوگ ہیں شعیب نبی کو جب لوگوں نے کہا لتعودن فی ملتنا تو انہوں نے جواب دیا ما یکون لنا ان نعود فی ملتکم الا ان یشاء اللہ ربنا۔ یعنی ہم تو کبھی تمہارے مذہب میں نہ آئینگے پھر فرمایا ہاں اگر خدا چاہے تو اس کا ارادہ زبردست ہے یہ پاس ادب ہے جو آجکل کے گستاخوں سے جا چکا ہے دیکھو ایک ناممکن بات پر پیغمبر نے خدا کے عظمت اور جبروت و جلال کا ادب کیا ہے تو افسوس اس انسان پر جو بلا سوچے سمجھے کہتا ہے۔ کہ یہ کام یوں ہو جائیگا اور میں یوں نہ کروں گا۔

نبی کریم جب کوئی بادل آتا تو مضطربانہ اندر باہر پھرنے لگتے حضرت عائشہ نے عرض کی عرب کا ملک تو ابر دیکھ کر خوش ہوتا ہے آپنے فرمایا عائشہ کیا معلوم کہ اس بادل میں کوئی خدا کا عذاب ہو بدر کے جنگ میں باوجود وعدۂ نصرت الہی کے آپنے ایک جھونپڑی ڈال لی اور اسقدر عاجزی سے دعا کی کہ آپ چادر گر گئی اسپر ابوبکر بول اٹھے کہ بس کیجئے خدا کا وعدہ ہے کہ میں فتح دونگا۔ اسپر صوفیوں نے لکھا ہے کہ ابوبکر کو خدا کی نسبت اتنا علم نہ تھا جتنا نبی کریم کو تھا وہ خدا کی غنا ذاتی کو جانتے تھے فرشتوں کے سوال سے انسان کو عبرت پکڑنی چاہئے جسے نہ تو خدا کی صفات کا علم ہے نہ صفات سے پیدا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرۃ خلیفۃ المہدی والمسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب
ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب ... [illegible]

درس قرآن شریف

نوٹ

سورہ احقاف

گذشتہ سے پیوستہ

رکوع ۳

آیت ۱۔ عاد ـ عادیون کا ملک نجد اور اعد نیواسے شروع ہوکر مسقط اور عدن تک پھیلا ہوا تھا۔

اخا عاد ـ عادیون کا بھائی پیغمبر جو عادیوں کی قوم کی طرف اونہیں میں سے مامور ہوا تھا۔

احقاف ـ ریت کے ٹیلے ـ جو اس ملک میں ہیں

خلت النذر ـ اس قوم اور ملک پر اس سے پہلے ہو دنبی گذر چکے تھے۔

الا تعبدوا الا اللہ ـ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نکرو یہ اصل اصول تمام انبیاء کی عبادت کا ہے کہ نفس و ہوا کی پیروی کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو اور اوسی کی عبادت کرو۔

اودیت ـ وادیاں ـ وادی کی جمع ہے۔

آیت ۴ ـ عارضاً مستقبلاً ـ سامنے آنیوالا بادل۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بادل کو دیکھ کر گھبرا جاتے تھے اور کبھی اندر جاتے اور کبھی باہر آتے ـ حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بادل کو دیکھ کر سارا جہان خوش ہوتا ہے آپ کیوں گھبراتے ہیں ـ فرمایا اے عائشہ تو نہیں جانتی ـ عاد کی قوم بادل کو دیکھ کر خوش ہوئی تھی کہ یہ برسے گا مگر اوس میں اون کے واسطے عذاب تھا۔

آیت ۷ ـ کلنکم ـ خطاب اہل مکہ کو ہے کہ تم بھی خوشیاں کرتے ہو اور اپنے نبی کو جھٹلاتے ہو تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔

یجحدون ـ انکار کرتے تھے۔

حاق بہم ـ ان پر الٹ پڑا۔

وجعلنا لہم سمعاً و ابصاراً و افئدۃ ـ ہم نے اونہیں جو کس دور اندیش اور سمجھدار بنایا تھا۔

یستہزؤن ـ خفیف سمجھتے تھے جس چیز کو وہ خفیف سمجھتے تھے ـ وہی اون کے واسطے موجب ہلاکت ہوئی۔

رکوع ۴

آیت ۱ ـ لعلہم یرجعون ـ تاکہ وہ بدیوں سے ہٹ جاویں

آیت ۲ ـ قرباناً ـ قرب کا ذریعہ

ضلوا ـ گم ہوگئے

آیت ۳ ـ نفراً من الجن ـ نصیبین کے یہودی تھے۔

آیت ۴ ـ مصدقاً لما بین یدیہ ـ توریت میں جو پیشگوئیاں ایک نبی کے آنے کے متعلق ہیں وہ اس نبی اور قرآن سے پوری ہوتی ہیں ـ اور جو پیشگوئی یہ نبی خود کرتا ہے وہ بھی پوری ہوتی ہے۔

آیت ۹ ـ لا تستعجل لہم ـ بد دعا کرنے میں جلدی نکرو

(سورۃ احقاف ختم ہوئی)

سورۃ محمدؐ

رکوع اول

آیت ۱ ـ صدوا ـ روکا

اضل ـ نابود کردیگا ـ ایک دوسرے موقعہ پر ہے ـ ءاذا ضللنا فی الارض ـ وہاں بھی یہی معنے ہیں ـ ان کے عمل بیکار ہوجائیں گے ـ کفار نے تین بار اتفاق کرکے آنحضرت صلعم کے برخلاف جمگھٹ کیا اور لشکر لے کر آئے مگر تینوں بار نامراد واپس ہوئے پہلی دفعہ بدر میں وہاں کفار کا جو قافلہ جارہا تھا ـ وہ محض تجارت کے لئے نہ تھا بلکہ اصلی غرض ریشہ دوانی اور جاسوسی تھی ـ وہاں منہ کی کھائی پھر وہ غزوہ جس میں تمام احزاب جمع ہوئے پھر جنگ احد۔

آیت ۲ ـ وآمنوا بما نزل ـ یہ واو تفسیری ہے۔

آیت ۳ ـ واتبعوا الباطل ـ جھوٹے ڈھکونسلے ـ چونکہ مدلل نہیں ہوتے اس لئے اونہیں سینہ بسینہ رکھتے ہیں۔

آیت ۴ ـ حتی تضع الحرب اوزارہا ـ یہ سب کچھ اس لئے کہ جنگوں کا بوجھ دنیا سے اٹھ جائے ـ یہاں تک کہ لڑائی ختم ہوجائے۔

نقیتم ـ مٹ بھیڑ ہوجائے جنگ شروع

لا نتصر منہم ـ ان سے انتقام لیکر چھوڑ دیگا ـ بیچ میں مشکلات صرف اس لئے ہیں تاکہ تم روز آزمائی کرو خدا کے لئے محنت اور مشقت برداشت کرسکو۔

آیت ۵ ـ یصلح بالہم ـ ان کے قلب کی اصلاح بغیر کسی اضطراب کے کردیگا۔

آیت ۷ ـ ان تنصروا اللہ ـ شریر آدمی سے بدلہ لوگے خدا کیلئے

آیت ۱۰ ـ وللکافرین امثالہا ـ جیسے موسیٰ کے مقابلہ میں فرعون سے ہوا ایسے ہی ان کافروں سے ہوگا (پیشگوئی)

آیت ۱۱ ـ مولیٰ ـ لفظ مولیٰ کے کئی معنے ہیں ـ چچا زاد بھائی قریبی رشتہ دار ـ آزاد کرنے والا ـ آزاد کیا گیا ـ ناصر مددگار پیارا ـ جو کسی کے کاموں میں متصرف ہو ـ اس جگہ مولیٰ سے مراد معین و مددگار کے ہیں ـ مومنوں کا معین اور مددگار خدا تعالیٰ ہے مگر کفار کا کوئی نہیں۔

رکوع دوم

جنت تجری من تحتہا الانہار ـ وہ درخت ایسے ہوں گے کہ آبپاشی اون کی جڑوں سے اوروں کو ہوگی بجائے اس کے کہ وہ خود پانی کے محتاج ہوں۔

کما تاکل الانعام ـ جانور موٹا ہوتا ہے ذبح کے لئے دودھ کے لئے سواری کے لئے ـ ایسے ہی یہ کافر ہیں ہلاکت کے لئے۔

آیت ۳ ـ لمن زین لہ سوء عملہ ـ وہ شخص اپنے برے فعل کو عمدہ معلوم کرتا ہے۔

واتبعوا اہواءہم اور گری ہوئی خواہشوں کے نیچے دب جاتا ہے ـ جوں جوں گرتا ہے بدی کی کشش بڑہتی جاتی ہے جیسے کوئی ثقیل جسم زمین کی طرف گرے تو جوں جوں نزدیک ہو کشش بڑہتی جاتی ہے۔

آیت ۴ ـ مثل الجنۃ ـ پہلے جنات فرما چکا ہے اب ان میں سے ایک کی مثال دیتا ہے یہ دنیا میں موجود ہے اور صحابہ کو ملا ـ عراق عرب ـ عراق عجم ـ شام ـ مصر ـ وغیرہ ممالک۔

غیر آسن ـ عرب میں ٹھہرے ہوئے پانی پر کائی جم جاتی ہے یہ ایسا نہ ہوگا۔

انہار من لبن ـ کثرت سے دودھ۔

انہار من خمر ـ انگوروں کا تازہ نچوڑ۔

مغفرۃ من ربہم ـ معلوم ہوا کہ فاتحین مصر و شام و عراق سب مغفور ہیں ـ شیعہ کے لئے کاری حربہ۔

آخرت کے جنتوں کا ثبوت اس جنت سے دیا کہ جب پیشگوئی کا ایک حصہ دنیا میں جنت ملنے ... کا پورا ہوگیا تو آخرۃ میں بقاعدہ اربعہ متناسبہ ضرور ملیگا۔

آیت ۵۔ ماذا قال اٰنفاً۔ بطور تمسخر کہتے کہ دیکھو یہ کیا باتین کرتا ہے۔

آیت ۶۔ الا الساعۃ۔ اہل مکہ کے زوال کی گھڑی اشراطھا۔ اِس کے آثار تو ظاہر ہو رہے ہین۔

رکوع سوم

آیت ۱۔ محکمۃ۔ صاف حکم

نظر المغشی۔ گویا موت آہی گئی۔

آیت ۲۔ اولیٰ لھم۔ وہتکار

طاعۃ۔ فرمانبرداری بڑی چیز ہے نفس کے خلاف ہو پھر بھی مانے یہی طاعت ہے۔

قول معروف۔ نبی کریم نے فرمایا ہے ھل یکب النار الاحصائد السنتھم۔ یہی زبان ہی دوزخ مین ڈلوائیگی۔

صدقوا اللہ۔ خدا کے سامنے راستباز ہوتے۔

آیت ۳۔ تولیتم۔ حاکم بنائے جاوٗ۔

تفسدوا۔ یہ پیشگوئی ہے جب حکومت ہاتھہ مین نقی ہے تو ناحق قطع رحمی کرتے ہین۔

آیت ۴۔ افلا یتدبرون القراٰن۔ بی۔ اے تک کس محنت سے پڑھتے ہین نہین آتی تو قراٰن کی زبان۔ ہر ایک مومن سوچے کہ وہ دوسرے مطالعہ کے مقابلہ مین تدبّر فی القراٰن کتنا کرتا ہے۔

رکوع چہارم

لن یخرج اللہ اضغانھم۔ کوئی انسان نہین چاہتا کہ اس کی کوئی بدی یا کمزوری کسی پر ظاہر ہو۔ کمزوری پر اقرار بڑا مشکل ہے دل برداشت نہین کرتا۔ کہ اپنے ہمچشمون مین ذلیل ہون۔ پس ایسے مریض اپنے مرض کی فکر کرین

واللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ اس آیتہ نے مجھے بہت برائیون اور تکبرون اور غلطیون سے روکا ہے۔

آیت ۵۔ اطیعوا الرسول۔ اپنی طرف سے ڈھکونسلے بنا کر نئی نئی عبادتین نہ نکالو جن پر اللہ اور اس کے رسول کی مُہر نہ ہو۔

آیت ۱۰۔ ان تتولوا۔ خدا کے کام تو آخر ہو کر رہین گے۔ افسوس تو یہ کہ وہ اپنا کام کسی دوسری قوم سے

سورۃ الفتح

رکوع اوّل

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک خواب کی بنا پر مکہ تشریف لے گئے ۹ میل کے فاصلہ پر حدیبیہ نام ایک مقام ہے جب وہان پہونچے تو مکّہ والے مزاحم ہوئے آخر بڑی لمبی چوڑی گفتگو کے بعد صلح نامہ لکھا گیا جس کی شرائط مین سے ایک شرط یہ تھی کہ آپ اس سال واپس چلے جاوین (۲) آئندہ سال آئین۔ تو ہتھیار بند ہون۔ یعنی تلوارین غلافون مین تیر ترکشون مین (۳) مکہ والون کا کوئی آدمی جائے تو واپس دیدیا جاوے مسلمانون کا مکہ آوے تو ہم نہ دین گے۔ سورہ نحل مین یہ سب بطور پیشگوئی موجود ہے۔ کہ ایک عہد ہوگا پھر ساتھہ ہی جتا دیا کہ یہ توڑ دین گے چنانچہ فرمایا۔ واوفوا بعھد اللہ اذا عاھدتم ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدہا۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ کہ مکہ والون نے عہد شکنی کی۔

آیت ۱۔ انا فتحنا۔ اس مین مقام حدیبیہ کا ذکر ہے کیونکہ یہ صلح فتح مکّہ کی پیش خیمہ تھی۔ بعض کہتے ہین آپ نے جاتے ہوئے خیبر فتح کیا۔ یہ اس کی طرف اشارہ ہے۔

لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک۔ تا معاف کردے تیرے سبب سے وہ قصور جو انہون نے تیرے کئے ہجرت سے پہلے جب تو مکہ مین تھا۔

وما تاخر۔ اور تیرے وہ قصور جو انہون نے اس وقت کئے۔ جب کہ تو وہان سے چلا آیا۔

دوسرے معنے امام نے کئے ہین۔

انسان جب کوئی کام کرتا ہے اور اس کا نتیجہ پورا پورا نہین نکلتا۔ تو لوگ اوس پر اعتراض کرتے ہین اور طرح طرح کے عیوب اس کی طرف منسوب کرتے ہین۔ سو اوس کے جواب مین فرمایا۔ کہ جب ہم اسے فتح دینگے۔ تو یہ تمام الزامات اور عیوب اور نقائص جو تیری طرف منسوب کئے جاتے ہین۔ یہ سب ڈھانپ دئے جاوین گے اور مٹائے جاوین گے۔ پھر کوئی ان عیوب کو تیری طرف منسوب کرنے کی جرأت نہ کریگا۔ جو پہلے ہوئے اور نہ آئیندہ کوئی الزام تجھ پر لگا سکین گے۔ تیسرے معنے جو بعض صوفیا نے کئے ہین۔ ذنب چھوٹی چھوٹی فروگذاشتون کو کہتے ہین۔

آیت ۴۔ انزل السکینۃ۔ اللہ تعالیٰ ابتلاؤن کے وقت مومن کے دل پر ایک خاص اطمینان و تسلّی نازل کرتا ہے۔ حدیبیہ مین بظاہر صلح دب کر کی گئی تھی صحابہ قائم رہے جیسے ہمارے مسیح کی وفات پر ہماری جماعت۔

آیت ۵۔ یعذب المنافقین۔ ایک عذاب تو یہ ہے کہ ان کی امیدون کے خلاف ہوگا۔

آیت ۸۔ شاھداً۔ اپنے اصحاب کا نگہبان۔

آیت ۹۔ تسبحوہ۔ ہ ضمیر مین اختلاف ہے بعض اللہ کی طرف پھیرتے ہین۔ بعض رسول کریم کی طرف اس صورت مین یہ مراد ہے کہ رسول کریم پر کوئی الزام دے تو ان کی تنزیہ کرے۔

آیت ۱۰۔ ید اللہ فوق ایدیھم۔ یہ جو تیرے ہاتھہ پر ہاتھہ رکھتے ہین۔ وہ بھی تیری مدد کرتے ہین۔ مگر اللہ کا ہاتھہ ان سب سے بڑھکر تیرے ساتھہ ہے۔

رکوع دوم

المخلفون۔ جب نبی کریم حدیبیہ کے مقام پر گئے تو کچھہ لوگ نواح مدینہ کے پیچھے رہ گئے تھے یہ ان کا ذکر ہے انسان سے اعمال سرزد ہوتے ہین بُرے بھی بھلے بھی۔ کبھی کسی چھوٹے سے عمل کا مدار بڑے اخلاص پر ہوتا ہے وہ بڑے بڑے مفید نتائج پیدا کرتا ہے مثلاً ایک نے پیاسے کتّے کو پانی پلایا اور وہ بخشا گیا۔ اسی طرح بدیون کی حالت ہے بعض اوقات آدمی کسی بدی کو خفیف خیال کرتا ہے مگر دراصل نتیجہ اس کا بہت برا ہوتا ہے۔ حضرت امیر حمزہ نے اپنی بیگانگی حالت مین اونٹنی کو کاٹا اور اس کا کلیجہ نکالا۔ آخر ان کا بھی کلیجہ نکالا گیا۔ پس یاد رکھو کہ ایمان بین الخوف والرجاء ہر ایک شخص کو زبان وقلم کے چلانے مین احتیاط لازم ہے۔

آیت ۲۔ ظن السوء۔ میں غور کرکے دیکھا ہے جتنے بڑے بڑے مذہب ہین سب بدظنی سے نکلے ہین بعض کو خدا کی نسبت بدظنی ہے۔ تو اس کے صفات کے منکر ہوگئے نبوت کا انکار بھی اسی بدظنی سے ناشی ہوتا ہے آریہ دعا سے منکر ہین اس کی جڑ بھی یہی ہے۔

بوراً۔ بور کا لفظ بڑا خطرناک ہے۔ حسن ظن سے نقصان اٹھا لینا بدظنی کی ہلاکت سے بہتر ہے

آیت ۴۔ یغفر لمن یشاء۔ ایک خاص گروہ مراد ہے یہ نہین کہ اندھا دھند جسے چاہے بخشدے۔

قل للمخلفین من الاعراب۔ یہ بڑی عجیب پیشگوئی ہے اس سے حضرت صدیق وفاروق کی عظمت بھی ثابت ہوتی ہے۔ فرمایا اے نبی کریم تیرے ساتھہ نہ جائین گے مگر ایک اور قوم ہے جو عرب کے سوا ہے (فارس۔ روم۔ مصر) ان سے لڑائی ہوگی۔ ان کی طرف تم کو بلایا جاویگا اگر ان خلفاء راشدین کی اطاعت کروگے تو اجر پاؤگے ورنہ عذاب دیا جاویگا۔ دیکھو معاملہ کیسا صاف نکلا [illegible]

کلام امیر المومنین

عورتوں کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے

ایک صاحب کا اپنی زوجہ کی نسبت شکوہ تھا۔ فرمایا۔ یہ ایک تجربہ شدہ بات ہے کہ جب کسی عورت کے واسطے بہت استغفار اللہ کے حضور میں کی جاوے تو اوس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ عورتوں کی کمزوریوں میں رحم کرنا چاہیئے کیونکہ اونکو حصول علم اور وعظ کے سننے اور تعلیم پانے کے واسطے وہ موقعہ نہیں۔ جو مردوں کیواسطے ہو سکتا ہے پس وہ کس طرح اپنے علم و عقل میں مردوں کے برابر ہو جاویں۔ مردوں کو پہلے ہی سے یہ امید نہیں باندھ لینی چاہیئے۔ کہ عورت ہر امر میں اس کی ہمخیال اور مرضی کے موافق ضرور ہو گی۔

قابل قدر دلی ایمان ہے

ملک عادل شاہ صاحب نے ترنگزئی سے مجھے خط لکھا کہ حضرت خلیفہ صاحب اپنے نام کے ساتھ لفظ احمدؐ لکھا کریں تو خوب ہو۔ (یعنی نور الدین احمدؐ) فرمایا۔ آجکل یہ رواج ہے کہ لوگ اس طرح کے ناموں کے ساتھ لفظ احمدؐ بڑھا دیتے ہیں یعنے سراج الدین احمدؐ وغیرہ اور کوئی لکھدے تو میں اسکو برا نہیں مناتا۔ لیکن میرے نزدیک یہ حرف ظاہری باتیں ہیں ان کی ضرورت نہیں میرے لئے وہ ایمان کافی ہے جو میرے دل میں ہے اور خود لفظ نور الدین اپنے معنوں میں بہت بڑا لفظ ہے۔

دھوکے سے نکاح ناجائز ہے

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خط لکھا کہ میری ایک جگہ نسبت ہو چکی ہے مگر میں اوسے پسند نہیں کرتا ہوں چاہتا ہوں کہ اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ اس لڑکی کی شادی کرا دوں کیا یہ جائز ہوگا کہ نکاح تو میں کراؤں اور پھر طلاق دیکر اپنے بھائی کے ساتھ اس کا نکاح کرا دوں۔

فرمایا اس کو لکھا جاوے کہ یہ دھوکہ ہے اور ہرگز جائز نہیں مومن کو چاہیئے کہ صاف بات کرے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔ دنیا میں عورتوں کی کمی نہیں متقی کے واسطے خدا تعالیٰ سارے سامان خود مہیا کر دیتا ہے لڑکی والوں کو صاف کہدینا چاہیئے کہ ہم اس لڑکے کے واسطے نہیں بلکہ چھوٹے کے واسطے درخواست کرتے ہیں اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ وہ کام ہونے دے جو احسن ہو۔

مولوی فضل حسین صاحب مرحوم خوشاب

مولوی صاحب موصوف کی وفات کی خبر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پہونچی۔ فرمایا کہ ان کا جنازہ جمعہ کے دن پڑھا جاوے بڑے مخلص آدمی تھے اور دلیر مخلص تھے اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

فرمایا (۱۹ ستمبر رات) بورڈنگ کے بعض طلباء کو مخاطب فرما کر۔ کہ دنیا میں اختلاف ہے ہر ایک کا مذاق جدا جدا ہے۔ مگر باوجود اس قدر اختلاف کے پھر بھی ان میں ایک وحدت ہے۔ خدا تعالیٰ واحد ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ وحدت پیدا ہو۔ فرماتا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً۔ یعنے تم سب کے سب ملکر اللہ کے رسّی کو مضبوط پکڑ لو۔ تمہاری کھیل جو رسّہ کھینچنے کی ہے اس سے مجھے یہ نکتہ سوجھا ہے کہ جیسے وہاں فریق مقابل کو زک دینے کے لئے ضروری ہے کہ سب کے سب یکدل ہو کر باوجود اختلاف قومی و خیالات زور لگاتے ہیں۔ اسی طرح اللہ کے رسّے کو جس سے مراد قرآن مجید ہے۔ دوسری قوموں کی زد سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ تم ملکر کام کرو۔

قرآن مجید پر تمام قومیں۔ تمدنی۔ تاریخی۔ طبعی۔ علمی۔ عقلی۔ غرض کہ ہر طرح کے اعتراض کر رہی ہیں اور چاہتے ہیں قرآن مجید کی تعلیم کو نہ پھیلنے دیں۔ پس تمہیں چاہیئے۔ کہ ان کا زور توڑنے کے لئے اپنے میں علمی قوت پیدا کرو۔ اور اتفاق سے رہو۔

وحدت کے لئے ایک اختلاف کی بھی ضرورت ہے، دیکھو اگر رسّے کے کھیل میں دوسری طرف مخالف زور لگانے والا کوئی نہ ہو۔ تو یہ کھیل ہو ہی نہیں سکتا اسی طرح (حبل اللہ) قرآن مجید کے مقابل میں زور لگانیوالے لوگ بھی ضرور ہونے چاہئیں تھے۔ پر اب ضرور ہے کہ تم اتفاق سے یکدل اور یک جان ہو کر زور لگاؤ تا ایسا نہ ہو کہ فریق مخالف فتح پاوے۔

ایک پرانی نظم

(جو سخت بخار کی حالت میں گھر لکھی گئی تھی)

تیرہ صدیوں سے تھی امید تیرے آنیکی۔
جلوۂ روئے جہانتاب کے دکھلانے کی

منزلت عرش معلّی کی عطا ہو جانے
کس کو امید تھی یہ پایہ یہاں پانے کی

کس جوان مردنے کی کسر صلیب اعدار
میں بتاؤں ہے کہے اس کاٖ مرزا نے کی

چشم حق بین جو نہ رکھتے تھے تو ان اندھوں پر
منکشف کچھ بھی حقیقت نہ ہوئی کانے کی

خدمت دین میں جاں اپنی فدا کر دیا
حق کے نزدیک ہے لوگو! یہی اعلیٰ نیکی

جس قدر چاہتا ہے زور لگائے دشمن
آرزو تیری نہیں ایک بھی بر آنے کی

ہو! منصور و مظفر یہ خدا کا مرسل
پیش کچھ بھی نہ گئی یاں کسی ملّانے کی

چل رہی سر پہ ہے تلوار مرے مہدی کی
جو صدا نکلے وہ ہے چیخنے چلّانے کی

دوڑتی آئی قدم لینے اجابت اس کی
جو دعا اس مرے مرشد مرے آقا نے کی

ناخدا ہے مری کشتی کا یہی مرد خدا
پختہ امید ہے ساحل پہ پہونچ جانے کی

حکمت آموز فلاطوں ہو ترا ہر خادم
عقل سقراط سے بڑھ کر ترے دیوانے کی

چیر کر سینہ دکھاؤں دل بریاں اپنا
تاب ہے کس کو مگر دیکھنے دکھلانے کی

کھانے پینے سے تو نفرت ہو مگر عادت ہے
خون دل خون جگر پینے کی غم کھانے کی

قیس مجنوں تھا جو جنگل میں رہا سرگرداں
سیکھتا مجھ سے ادا یار پہ مر جانے کی

آرزو ہے کہ یہیں مسکن و مدفن ہو مرا۔
ترے مخلص ترے شیدا ترے دیوانے کی

ایک جلوہ ہی میں گھر بار بھلایا ہمکو
خوب ہے مرے ساقی ترے پیمانے کی

آنکھ طوطے کی نہیں ہوں کہ بدل جاؤں میں
آستاں چھوڑنے کا میں نہیں خمخانے کی

معنی پردرجہ ہیں آو انہ سے اون کو کیا کام
باطنی لوگوں کو لت ہوتی نہیں گانے کی

قلزم عشق سے نکلے ہیں یہ سچے موتی
گو مجھے طرز نہ آئی ہو پرو لانے کی

البدر [illegible] ۲۴ ستمبر ۱۹۳۶ء

"ماہِ صیام"

تمہید نماز کے بعد دوسری عبادت جو مسلمانوں کو دوسری قوموں سے ممتاز کرتی ہے وہ "صوم" ہے۔

افسوس کہ عام مسلمانوں نے اس مبارک مہینے کی عزت و حرمت کا کچھ پاس نہیں کیا یا وہ زمانہ تھا کہ تمام بالغ مرد بلکہ شوق سے بعض نابالغ بھی بجز اس صورت کے کہ کوئی عذر شرعی ہو، روزہ رکھتے تھے۔ دیہات میں اگر کوئی تنور گرم ہوتا۔ تو مولوی صاحب اوس میں پانی ڈلوا دیتے اور لوگ اوس پر ناراض ہونے کی بجائے نادم ہوتے یا اب یہ زمانہ ہے کہ کھلے بندوں لوگ باہر کھاتے پھرتے ہیں اب بعض دیہات میں دیکھا گیا ہے کہ ۵ فیصدی مرد بھی روزہ دار نہیں ملتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی عظمت و جروت دلوں میں کچھ نہیں رہی۔ اور دوم لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔ کہ روزہ رکھنے کے کیا فائدے ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کی اس جہالت سے فائدہ اٹھا کر کئی عیسائی مرد اور عورتیں ادہر ادہر دیہات میں گھومتے پھرتے ہیں اور بڑی نرمی سے پوچھتے ہیں آپ کو روزہ رکھنے سے کیا فائدہ۔ خدا کسی کو بھوکوں مار کر خوش نہیں ہوتا۔ یہ بات عام سادہ لوحوں پر بہت اثر کرتی ہے

روزہ رکھنے کا مقصد روزہ ایک عاشقانہ عبادت ہے۔ روزے کا مقصد خود خداوند کریم نے بتلایا ہے کہ لعلکم تتقون یعنے یہ حکم اس لئے ہے کہ تا تم متقی بن جاؤ۔ اور یہ تقویٰ مدار نجات ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ثم ننجی الذین اتقوا۔ پھر ہم متقیوں کو نجات دیں گے۔ یہ تقویٰ وہ نعمت ہے جسے یہ حاصل ہو خدا تعالیٰ خود اس کا کفیل ہو جاتا اور اوس کو وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اوسے بھی معلوم نہیں ہوتا تقویٰ حاصل ہونے کا ایک طریق یہ ہے کہ جب انسان حلال اشیاء سے بحکم الٰہی رک سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ حلال اشیاء سے نہ رکے۔

دوسرے فوائد پھر روزوں کے مفصلہ ذیل فوائد ہیں (۱) مسکینوں کی حالت کا اندازہ ہو جاتا ہے جب اپنے تئیں بھوک پیاس لگتی ہے۔ تو اس وقت اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ان غریب مسکین لوگوں کو بھی ایسی ہی تکلیف ہوتی ہو گی (۲) پھر کسی مصیبت کے وقت صبر و قناعت سے کام لے سکتا ہے اور برداشت کا مادہ پیدا ہو سکتا ہے (۳) اس میں یہ تعلیم ہے کہ تم گناہوں سے اگر چاہو تو بچ سکتے ہو (۴) یہ تکلیف گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے (۵) سچی بھوک کے بعد کھانا کھانے سے صحت اچھی رہتی ہے (۶) شکر کی توفیق ہوتی ہے کیونکہ جو چیز عین ضرورت کے وقت ملے اس پر بے اختیار الحمد للہ نکلتا ہے کئی مسلمان روز کھانا کھاتے ہیں مگر کتنے ہیں جو کھا کر الحمد للہ پڑھتے ہیں (۷) نرمی اور بردباری کا سبق حاصل ہوتا ہے (۸) دعا قبول ہوتی ہے (۹) فرشتوں میں ہماری تعریف کی جاتی ہے۔ (۱۰) شب بیداری کی مشق کرائی جاتی ہے اور یہ سکھایا جاتا ہے کہ دیکھو تم جسمانی غذا کے لئے کیا شوق سے اٹھ کھڑے ہوتے ہو پس روحانی غذا (تہجد) کیواسطے کیوں نہیں اٹھ سکتے (۱۱) قرآن مجید پڑھنے سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ (۱۲) یہ وہ عبادت ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اس کا اجر میں آپ ہوں انما الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شہوتہ وطعامہ من اجلی (ترجمہ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلا ہونگا انسان اپنی خواہش اور طعام کو میری خاطر چھوڑ دیتا ہے)

ماہِ رمضان کے تقرر کی حکمت انسان میں دو قوتیں ہیں۔ ملکی اور بہیمی تمام اعمال صالحہ کی جڑ ملکی قوت کا غلبہ ہے۔ بہیمی قوت کو گھٹانے کے لئے ضروری ہے کہ کھانا کم کیا جائے اب اگر یہ حکم دیا جاتا ہے کہ تھوڑا کھاؤ۔ تو بعض کو بے ایمانی کا موقعہ ملتا جو پرہیزگار تھے وہ تھوڑا تھوڑا کھاتے کہ بیمار ہو جاتے اور بعض وہ بھی کہ دو تین سیر دودھ پی اور پندرہ سولہ پراٹھے کھا کر بھی کہتے کہ ہم نے تھوڑا کھایا ہے اور یوں ہی کوئی خاص اندازہ مقرر نہ ہو سکتا تھا اس لئے کھانا تو وہی رکھا مگر فاصلہ دو کھانوں کے درمیان زیادہ رکھدیا اور پھر اسے متواتر ایک ماہ تک کیا کیونکہ ایک دو روز تو ہندو بھی برت رکھ لیتے ہیں ماہ کامل اس لئے فرمایا کہ روحانی حالت بھی رفتہ رفتہ ترقی کرے جیسے ہلال سے بدر ہوتا ہے اور بہیمی قوت گھٹے جیسے پندرہ روز کے بعد اخیر رات تک چاند گھٹتا ہے۔ مہینہ مقرر اس لئے کیا کہ آدمی سست ہے وہ کسی پابندی و ضابطہ کے بغیر کچھ نہیں کرتا۔ اس طرح تو دیکھا دیکھی شرما شرمی سب کچھ ہو جاتا ہے اور اگر مقرر مہینہ نہ ہو تو کئی لوگ ہیں جو کہیں گے اچھا اس مہینہ کام ہے اگلے کہیں گے اور پھر اسی طرح سستی کرتے کرتے سارا سال ہی گذر جائے۔ پھر چاند کا حساب اس لئے رکھا کہ موسم میں تکلیف برداشت کرنے کا تجربہ ہو جائے۔

روزہ کب رکھنا چاہئیے لا تصوموا حتی تروا الھلال۔ جب تک ہلال کی رویت نہ ہو روزہ رمضان نہ رکھو اور فرمایا لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین پس بعض لوگ جو پرہیزگار کہلانے کے لئے شک کے دن روزہ رکھ لیتے ہیں وہ جائز نہیں ایک معتبر گواہ کی شہادت ہلال رمضان کے بارے میں بحالت ابر مقبول ہے۔

رمضان کیسا مبارک مہینہ ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن۔ جس کے متعلق قرآن مجید میں حکم نازل ہوا یا جس میں قرآن نازل ہوا یہ وہ مہینہ ہے اور حدیث میں ہے کہ رمضان کے مہینے میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند اور شیاطین قید ہو جاتے ہیں۔ اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جہنم و سلسلت الشیاطین (البخاری)
یہ بالکل صحیح بات ہے کسی شخص نے کہا تھا کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ شیطان برابر اپنا کام کئے جاتا ہے ایک بزرگ نے جواب دیا کہ:-

اول ابلیسے مرا اوستاد بود
بعد ازاں ابلیس پشیم باد بود

شیطان تو قید ہے۔ مگر شیطان کی صحبت میں رہنے والے لوگ تو زندہ ہیں۔

روزہ رکھنے والا کا درجہ والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری سے زیادہ خوشبو ہے۔ اور فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے

روزہ کے لئے نیت ضروری من لم یجمع الصوم

قبل الفجر فلا صیام لہٗ ۔ جو صبح سے پہلے نیت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں کہ آدمی زبان سے سنا کر کہے کہ مین روزہ رکھتا ہون مطلب یہ ہے ارادہ ہو کہ مین روزہ رکھونگا

روزہ کی حالتین کن باتون کا لحاظ ضروری ہے

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ ۔ جو جھوٹ بولنا اور اس پر عمل نہین چھوڑتا تو وہ سن رے کہ اللہ کو اس بات کی ضرورت نہین کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑے ۔ پھر فرمایا ۔ الصیام جنۃ فلا یرفث ولا یجھل فان امرء قاتلہ او شاتمہ فلیقل انی صائم مرتین ۔ روزے سپر ہین ۔ پس کوئی روزہ دار نہ فحش بکے نہ جھگڑا کرے ۔ اگر کوئی اوس سے لڑے یا گالی دے تو اوسے کہدے بھائی صاحب مین روزہ دار ہون "معاف رکھئے" ۔ لیس الصیام من الطعام والشراب وحدہ ولکن من الکذب والباطل واللغو والحلف ۔ یعنے روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہین بلکہ جھوٹ بولنے ۔ جملہ خلاف حق امور ۔ ۔ ۔ اور لغو کامون اور جھوٹی قسمون سے رکنا بھی ضروری ہے ۔

روزہ رکھنے کا وقت

فرمایا تسحروا فان فی السحور برکۃ ۔ فصل ما بین صیامنا وصیام اھل الکتاب اکلۃ السحر ۔ سحری کھاؤ ۔ کہ سحری مین برکت ہے اہل کتاب کے روزون اور ہمارے روزون مین یہی فرق ہے کہ ہم سحری کھاتے ہین ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد رکھین اکثر مسلمان بھائی تو ایسے ہین کہ جب ان کی آنکھ کھلتی ہے خواہ بارہ ہی بجے ہون اٹھ کر کھانا کھا کر پھر سو جاتے ہین ۔ اور ٹھیک اوس وقت اٹھتے ہین کہ جب سورج کی روشنی ان کی آنکھون پر اپنا تیز اثر ڈالتی ہے پھر ایک اور نقص ہے کہ کھانا کھا کر بعض زمیندار حقہ پیتے رہتے ہین (جیسے ہندوستانی پان چباتے رہتے ہین) اور مسئلہ یہ بنا رکھا ہے کہ جب تک چیونٹی چلتی دکھائی نہ دے جائز ہے ۔ ادھر ملان بھی جو کہ کھانا کھا کر سو جاتا ہے ۔ اس لئے اس وقت بیدار ہوتا ہے جب دن چڑھنے کے قریب ہو ۔ ہم فیصدی روزہ داروں کے روزے صرف اس طرح تباہ ہوتے ہین اور اکثر مسلمانون کی نماز صرف اس وقت سونے کی بدعادت کی وجہ سے جاتی رہتی ہے ۔ بس ضرور ہے کہ سنت نبویہ اور حکم الٰہی کے مطابق عمل کرین ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر یعنے کھاؤ پیو جب تک فجر کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ ہو جائے ۔ صبح کاذب کے وقت کھانا پینا درست ہے کھانا ایسے وقت کھانا چاہیئے کہ اوس کے بعد نماز صبح کو آدمی چلا جائے ۔ یہ تجربہ کی بات ہے کہ چالیس منٹ قبل از صبح کھانا کھانا ایسا ہے کہ ضعف معدہ والون کو بھی اس مین کوئی دقت نہین ہوتی صحابہ کرام اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق عمل تھا ۔ تسحرنا ثم قمنا الی الصلوٰۃ ۔ ہمنے سحری کھائی اور پھر نماز کو کھڑے ہو گئے ۔ پوچھا گیا کتنا فرق تھا ۔ فرمایا خمسین آیت ۔ یعنے پچاس آیۃ کا قدر یعنی تقریباً دس منٹ ۔ دوسری حدیث ۔ کنت اتسحر فی اھلی ثم یکون لی سرعۃ ان ادرک صلوٰۃ الفجر مع رسول اللہ ۔ مین اپنے گھر سحری کھا لیتا پھر مجھے جلدی ہوتی کہ فجر کی نماز رسول اللہ کے ساتھ پاؤن ۔ چونکہ چاندنی اور ابر کی وجہ سے اکثر اوقات صبح کا صحیح علم نہین ہوتا اس لئے گھڑی[1] سے کام لینا چاہیئے ۔ اور ہر روز طلوع آفتاب کا نظارہ کر لیا جائے پس طلوع سے ایک گھنٹہ تیس منٹ پہلے صبح صادق سمجھین اور احتیاطاً یہ وقت ڈیڑھ گھنٹہ سمجھ لین اپنی گھڑی کی نسبت تجربہ کرے کہ ہر روز اوس مین کتنا فرق پڑتا ہے پس اوسی کے مطابق روز حساب کر لیا کرے اکثر مسلمان بھائی گھڑی جیبون مین رکھتے ہین مگر اوس سے دینی کام نہین لیتے انہین پوچھا جائے ۔ تو وہ نہین بتا سکتے کہ دن کس وقت غروب ہوتا اور کس وقت چڑھتا ہے حالانکہ صرف اوقات طلوع و غروب جاننے سے تمام نمازون کے وقتون کا بھی صحیح علم ہو سکتا ہے ۔

کن حالتون مین روزہ نہین رکھنا چاہئیے

قرآن مجید مین صریحاً آیا ہے ۔ فمن کان منکم مریضاً او علی سفرٍ فعدۃ من ایام اخر ۔ یعنے تم مین سے اگر کوئی مریض ہو یا سفر پر تو وہ اور دنون مین روزے رکھے اس بات مین بہت بحث ہے کہ سفر کی حد کیا ہے اور پھر یہ کہ روزہ رکھنا مطلق منع ہے یا کہ نہ رکھنا افضل ہے ۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ دیکھنا یہ ہے کہ عرف عام مین سفر کس کو کہتے ہین ۔ اور وہ سیر عام کاروبار سے کن باتون مین الگ ہو سکتا ہے ۔ اخیر یہ فیصلہ ہوا کہ اگر انسان رات کو واپس چل کر گھر نہ آ سکے تو یہ سفر ہے اور سفر مین روزہ بعض صحابہ رکھتے بعض نہ رکھتے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایسے روزہ دارون کو اولئک العصاۃ فرمایا یہ خطا کار ہین ۔ میرے آقا مسیح الثقلین فرماتے تھے خدا نے یہ نہین فرمایا کہ مرض تھوڑا ہو یا بہت سفر چھوٹا ہو یا لمبا ۔ پس بالعموم اگر تین چار کوس بھی جائین تو یہ سفر ہے ۔ بشرطیکہ روزمرہ کا معمول بطور گشت و دورہ وسیر نہ ہو ۔ اور ایک دفعہ کسی آدمی کو بٹالہ بھیجا تھا ۔ تو اوسے فرمایا تھا کہ روزہ نہ رکھنا اور خود امرتسر مین سر اجلاس اس مسئلہ کے اظہار کے لئے بحالت مسافرت چائے نوش فرمائی تھی آپ فرماتے تھے کہ حالت سفر و مرض مین روزہ رکھنا خدا کے حکم کی صریح نافرمانی ہے ۔ حاملہ اور مرضعہ کے لئے اجازت ہے کہ وہ روزہ نہ رکھین ۔ اور اگر کمزوری ہے اور بعد وضع حمل بھی قضا نہین کر سکتی تو وہ فدیہ دے سکتی ہے ایسا ہی وہ مریض جو دائم المریض ہے اور شیخ فانی جنہین امید نہین کہ ہم روزے قضا کر سکین گے ۔ وہ بھی فدیہ دے سکتے ہین ۔ عورت کو بحالت حیض روزہ نہین رکھنا چاہیئے ۔ والذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین ۔ کے کئی معانی ہین بعض کہتے ہین ۔ جو طاقت نہین رکھتے ۔ مثلاً شیخ فانی ۔ بعض یہ کہ جو بمشکل رکھ سکتے ہین ۔ مثلاً جن کے معدے خراب ہین یا جو مزدوری پیشہ ایسے سخت کام کرتے ہین ۔ جو بحالت بھوک و پیاس ہو ہی نہین سکتے نہ کرین تو رات کو بال بچہ بھوکون مرے ۔ بعض اوقات ہل چلانے والے کاشتکار ۔ بعض یہ معنے کرتے ہین کہ جو فدیہ کی طاقت رکھتے ہین ۔ وہ دین ۔ بہرحال معمولی کاروبار کی وجہ سے کسی کو معاف نہین ہو سکتا ۔ یہ کہا جا سکتا ہے ۔ کہ سفر کی حالت مین تو معاف ہو جس مین آج کل چندان مشقت بھی نہین اور بعض جفاکشی کے کامون مین کیون نہین تو اس کا جواب یہ ہے ۔ کہ وہ کاروبار معمولی ہے اور سفر تو گاہے ماہے کا معاملہ ہے اور پھر ان کی قضا تو بہرحال لازم ہے بعض کا خیال ہے کہ پہلا حکم نفلی روزون کے متعلق ہے اور فرضی روزون کا حکم فمن شھد منکم الشھر مین ہے ۔ اس صورت مین یطیقونہ کے معنے ہین کہ اگر نفلی روزہ باوجود طاقت نہ رکھے ۔ تو فدیہ دے ۔

روزہ کے نواقض

عمداً کھانے پینے اور جماع سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ۔ اگر کنکر یا گٹھلی یا لوہے کا ٹکڑا نگل جائے ۔ تو بھی روزہ قضا کرے

ان باتون سے روزہ نہین ٹوٹتا

بلا اختیار حلق مین دھوان گرد و غبار ۔ مکھی مچھر

[1] حذائے جو آجکل گھڑیان بنا دی ہین یہ بھی مومن کی خدمت کے واسطے ہین

آتا پیسے ہوئے آٹا یا تمباکو کوٹتے ہوئے غبار چلا جائے (۲) کان میں پانی چلا جائے یا قصداً پانی ڈالے (۳) خواب میں غسل کی حاجت ہوئے (۴) خود بخود قے آجائے یا عمداً قے کرے مگر منہ بھر کر ہو (۵) آنکھ میں دوائی ڈلوائے (۶) خوشبو سونگھے بلغم نگل جائے۔ (۷) غسل کی حالت میں دن چڑھ جاوے (۸) دانتوں سے خون جاری ہو جائے۔ (۹) پچھنے لگوائے (۱۰) مسواک کرے۔ (۱۱) سرمہ ڈالے (۱۲) اپنی بی بی کا قبلہ لے۔

کس وقت روزہ کھولنا چاہئے

فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لا تزال هذه الامة بخير ما عجلوا الفطر۔ یعنی امت بھلائی میں رہیگی۔ جب تک روزہ کھولنے میں غیر معمولی دیر نہ کریگی۔ پھر وقت فرمایا۔ اذا اقبل الليل من ههنا وادبر النهار من ههنا وغربت الشمس فقد افطر۔ جب مشرق کی طرف سے رات چڑھ آئے اور ادھر مغرب کی طرف دن غروب ہو جائے۔ تو روزہ کھولنا چاہیئے۔ ہم نے تجربہ سے دیکھا ہے کہ جہاں سورج ڈوبتا ہے وہ جگہ دوسری شفق کے ساتھ ملنے اور ادھر مشرق کی طرف رات چڑھنے میں قرص خورشید کے غروب ہونے کے بعد پانچ منٹ خرچ ہوتے ہیں۔

روزہ کھولتے وقت کیا کہنا چاہئے

اس وقت پڑھنا چاہیئے اللهم انى لك صمت وعلى رزقك افطرت۔ ورنہ کہ ذهب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء الله اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فانه بركة فان لم يجد فعلى ماء فانه طهور۔ جب کسی نے روزہ افطار کرنا ہو تو چاہیئے کھجور یا چھوہارے سے کھولے کیونکہ اس میں برکت ہے نہیں تو پانی کیونکہ یہ بہت پاکیزہ چیز ہے۔ ہمارے زمیندار مسلمان بھائی اکثر حقہ کے ساتھ افطار کرتے ہیں میرے خیال میں ایسی مکروہ چیز سے روزہ کھولنا ٹھیک نہیں۔ بلکہ روزوں سے تو اسکو چھوڑنے کا سبق سیکھنا چاہیئے۔ افطار کیوقت یکدم غذا ہرگز نہیں کھانی چاہیئے بلکہ چاہیئے کہ کھجور۔ دودھ وغیرہ سے روزہ کھول کر سکون و اطمینان سے نماز پڑہیں تاکہ اتنے میں معدہ از سر نو اپنے فرض کو انجام کرنے کے لئے تیار ہو جاوے۔ کوئی ثقیل غذا جس میں مٹھاس اور چکنائی ہو کھانی نہیں چاہیئے۔ اور کسی روزہ دار کا روزہ کھلاوے تو اتنا ثواب ملتا ہے۔ جتنا روزہ داروں کو۔

قیام رمضان

تہجد کی نمازیں ہی مومن کو حسب استطاعت پڑہنی چاہیئے۔ مگر ماہ رمضان میں اس کا اہتمام ہے حدیث میں یأمرہم بغیر عزیمۃ آیا ہے سید المعصومین احکم العادلین من رب العالمین نے بارہا سوالات کے جواب میں فرمایا۔ کہ یہ نماز دراصل تہجد ہی کی نماز ہے کوئی الگ نماز نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سہ روزا سے اول رات ہی پڑہا ہے مگر اکثر آپ کا معمول یہی تھا کہ پچھلی رات گھر میں اکیلے پڑہتے چنانچہ جب صحابہ نے شامل ہو کر جماعت کی صورت بنا لی تو فرمایا۔ فصلوا ايها الناس فى بيوتكم فان افضل صلوة المرء فى بيته الا الصلوة المكتوبة (یعنے اے لوگو! تم اپنے گھروں میں پڑہو کیونکہ فرض نمازوں کے علاوہ دوسری نمازیں گھر ہی میں بہتر ہیں۔ امیر المومنین مولوی نور الدین صاحب سے پوچھا گیا تو آپنے فرمایا۔ کہ اس بارے میں عبد الرحمن بن عبد القاری کے اثر سے کوئی صحیح نہیں یہ وہی روایت ہے جسمیں حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ والتى تنامون عنها افضل من التى تقومون۔ یعنے اس نماز کا پچھلی رات پڑہنا افضل ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ سے پوچھا گیا تھا کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعت پڑہنے کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

"فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی ہے تو وہی آٹھ رکعات ہے اور آپ تہجد کے وقت ہی پڑہا کرتے تھے۔ اور یہی افضل ہے مگر پہلی رات بھی پڑھ لینا جائز ہے بیس رکعات بعد میں پڑہی گئیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تھی۔ جو پہلے بیان ہوئی"

چنانچہ اسی لئے فتح القدیر میں امام ابن ہمام نے تسلیم کیا کہ پہلی آٹھ سنت ہے دوسری بارہ مستحب۔ خصوصاً معمولی طریقہ جو مسجد کے ملانی معمول بہا ہے نہایت قابل اعتراض ہے۔

قادیان میں عموماً حضرت مولوی نور الدین صاحب کی فرمائش سے بعض احباب اول شب میں مسجد اقصی میں جمع ہو کر کسی حافظ صاحب سے قرآن شریف آٹھ رکعت نماز میں روزانہ سنا کرتے ہیں۔

اعتکاف

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ پچھلے دس دنوں میں اعتکاف بیٹھتے تھے جن مسلمان بھائی کو موقعہ ملے ضرور اس سنت کو زندہ کریں آخر سال بھر کام کرتے ہیں دس دن خدا کے لئے وقف کر دئے جاویں تو کوئی حرج نہیں ہوگا۔

معتکف کے لئے مسجد میں رہنا ضروری ہے ایک الگ پردہ ڈال لے باہر ضروری حاجات (کھانا۔ پینا قضاء حاجت۔ نماز جمعہ) کے لئے جا سکتا ہے۔ مگر کلام نہ کرے مسجد میں چپ نہ رہے بلکہ نیک باتوں میں مشغول رہے۔ اپنی بی بی کے پاس جانا منع ہے۔ باقی رہے عید اور صدقہ فطر کے احکام وہ انشاء اللہ پھر بیان کریں گے۔

الخطبۃ

اس کے متعلق جو صاحب خط لکھیں وہ ہر خط کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ ارسال فرمادیں ورنہ تعمیل نہ ہوسکیگی اور خط میں جس خطبہ کا ذکر کریں اس کا نمبر بھی لکھدیا کریں۔

۱۱۔ ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لئے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور قریب ایک سو ماہوار کی آمدنی رکھتے ہیں ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنے والے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے فی الحال بالکل مجرد ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اوس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۳۔ مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے جو حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو جوان عمر۔ خواندہ۔ انٹرنس کم از کم مڈل پاس۔ برسر روزگار قوم کا بلوچ ضلع اسمٰعیل خان اور غازی خان خاص کر تحصیل ڈیرہ ہر دو۔ سنگھڑ ضلع میانوالی۔ لیہ۔ بھکر۔ مظفرگڑھ اور ملتان مگر احمدی جماعت کا ہو۔ خط و کتابت بنام ع معرفت ایڈیٹر ہو

۱۴۔ میرے ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کیواسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۴ سال۔ پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی۔ عمر چھ و تین سال۔ خط و کتابت بنام م۔ ص معرفت ایڈیٹر ہو

۱۵۔ ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلی خاندان کا آدمی جو کہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں سب پوسٹماسٹر ہے اوس کے لئے ایک اعلی اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت بنام

امیر احمد احمدی قریشی از وزیر آباد۔

مراسلات

تفسیر آیت قرآنی - از قلم

از حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ظاہر ہے کہ ایسا ہی اکثر ہوا کرتا ہے۔ کہ قاتل یا مجرم ہر چند تدابیر اپنے جرم کے اخفا کے لئے کرتا ہے مگر کسی نہ کسی طرح سے اللہ تعالیٰ اوس کے جرم کو علانیہ ظاہر فرما دیتا ہے۔ اور یہ اظہار من جانب اللہ خصوصیت کسی زمانہ کے ساتھ ہی نہیں رکھتا اس لئے جملہ استمراریہ کے ساتھ یہ مقصود بیان فرمایا گیا ہے اور ہم نے اپنی عمر میں کثرت سے ایسے واقعات قتل وغیرہ کے دیکھے ہیں کہ قاتل اور اوس کے معاونوں نے ہر چند جان توڑ کوششیں کیں ہیں کہ یہ جرم کسی طرح پر مخفی رہے مگر حسب الحکم واللہ مخرج ما کنتم تکتمون کے وہ قاتل مخفی نہیں رہ سکا اور اظہار ایسے مخفی واقعہ کا جس کے اخفا میں جان توڑ کوششیں کی جاویں اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک بڑا عظیم الشان نشان ہے جس سے ہر زمانہ میں نظارہ دیدہ کم آیا تہ کا اہل ہر زمانہ اور اہل عقل کو نظر آتا رہتا ہے۔ فی الحدیث۔ قال علیہ السلام ان عبدا لو اطاع اللہ من وراء سبعین حجابا لاظہرہ اللہ ذالک علی السنۃ الناس وکذلک المعصیۃ۔ ایضا ای ان اللہ تعالیٰ اوحی الی موسیٰ ع قل لبنی اسرائیل یخفون لی اعمالہم وعلی ان اظہرہا لہم۔ تفسیر کبیر۔ اور چونکہ اخفاء آیات الٰہیہ کا جرم بمنزلہ قتل نفس کے ہے لہذا سزا بھی اوس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مثل وہ سزا اخروی [illegible] عذاب دنیوی بھی ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی یہ عذاب اوس وقت واقع ہوا جبکہ یہ جرم مخالفین کا اوس حد تک پہونچ گیا کہ باوجود مجرم ہونے کے اون کے ظلم سے اہل حق مظلوم و مقتول ہوتے تھے اور زمانہ مسیح موعود میں بھی جبکہ مخالفین کا یہ جرم حد سے بڑھ گیا اور نشانات الٰہیہ کا اخفاء کر کر ٹھٹھا اوڑایا گیا۔ تو منجانب اللہ امراض وبائی مثل طاعون وغیرہ وغیرہ کے عذاب نازل ہوئے اور ولا یحل لکافر ان یجد ریح نفسہ الا مات کا نظارہ دکھائی دیا۔ کیونکہ اوس زمانہ میں مسیح موعود میں بھی یہود مخالفین کی طرف سے بشارات احمدیہ اور آیات الٰہیہ کا انکار اور اخفاء بڑی کوشش کے ساتھ کیا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا اظہار بہت زور اور حملوں کے ساتھ بھی کیا جا رہا ہے کہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون ۵

بکنہا ہست بسے محرم اسرار کجا ست

ہاں اہل عقل ایسے واقعات مخفی و غیبی کے ظہور پذیر ہونے سے عبرت ہی حاصل کرتے ہیں جس سے اون کی عقل کی ترقی بسبب کثرت تجربوں کے حاصل ہوتی رہتی ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ لعلکم تعقلون ۵ تحقیق ادارأتم واضح ہو کہ ادارأتم باب تفاعل سے ہے جس کی اصل تدارأتم تھی۔ باب تفاعل سے اور اصل مادہ اس کا دراء ہے بمعنی دفع کرنے کے اور باب تفاعل کی خاصیت یہ ہے کہ جو اوس کا فاعل واقع ہوتا ہے وہی اوس فعل کا مفعول بھی ہوا کرتا ہے پس معنے ادارأتم کے یہ ہوئے کہ تم میں سے ہر ایک نے الزام قتل کا اپنے نفس سے دفع کر کر دوسرے شخص پر رکھا یا اور اس طرح پر باہم اختلاف کیا تفسیر کبیر میں ہے احدہا اختلفتم واختصمتم فی شانہا لان المتخاصمین یدرأ بعضہم بعضا ای یدافعہ ویزاحمہ وثانیہا ادارأتم ای ینفی کل واحد منکم القتل عن نفسہ و یضیفہ الی غیرہ و محۃ صاحبہ فی برائۃ نفسہ۔ اور مختار الصحاح میں لکھا ہے الدرأ الدفع و بابہ قطع و درأ طلع مفاجأۃ۔ اور معنی ثلاثی مزید ادارأتم کے جو بمعنی تدارأتم کے ہے کہیں روشن ہونے کی نہیں آئے۔ ولو سلمنا کہ معنی ادارأتم کے مجازاً روشنی ملنے کے یا روشنی ملنے کے آئے ہوں تو اصلی معنے جو دفع کرنے کے ہیں وہ بھی اوس میں ضرور ملحوظ رہیں گے۔ تو ان معنی کے لینے سے معنے آیۃ کے فاسد ہوئے جاتے ہیں کیونکہ اندریں صورت یہ معنے ہو جاویں گے کہ تم میں سے ہر ایک نے اس روشنی کو اپنے نفس سے دفع کر کر دوسروں کی طرف ڈالدیا کیونکہ باب تفاعل میں مشارکت کا ہونا ضروری ہے اور باب تفاعل کے فاعلوں میں سے ہر ایک فاعل بھی ہوتا ہے اور ہر ایک مفعول بھی ہوتا ہے پس جبکہ اصلی معنے دفع کے بھی اوس میں موجود ہیں کیونکہ اصلی معنے موجود نہ رہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اس روشنی کے ملنے میں ہر ایک طرف سے تدافع بھی واقع ہوا اس لئے حسب الحکم اذا تعارضا تساقطا کے وہ روشنی کسی کو بھی حاصل نہ ہوئی پس اس معنوں سے آیات آئندہ کا مضمون بالکل بے ربط اور بے جوڑ ہو جاویگا۔ بیان احیا کا جو آیت کذلک یحیی الموتی میں مذکور ہے اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قول نقل کر دینا کافی ہے جو الحکم نے تفسیر القرآن میں بھی لکھا ہے۔ وہو ہذا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ وہ مردہ کوئی بے ہوشی اور غشی کی حالت میں ہو اور گاؤ کا گرم گوشت اس پر باندھا گیا ہو اور اوس سے ہوش آگیا ہو یہ بات چونکہ اپنے اندر علمی پہلو رکھتی ہے اس لئے اوس کے ماننے میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بعض اوقات سرسام کے مریضوں کے لئے یہ علاج لکھا ہے کہ ایک جوان تندرست مرغ کو خوب دوڑایا جاوے۔ اور جب تیز دوڑ کر اوس کے خون میں حرکت زور سے پیدا ہو اس وقت اوسے ذبح کر کے سرسام والے کے سر پر دو ٹکڑے کر کے باندھ دیویں تو آرام ہو جاتا ہے اسی طرح پر اس کی تہ میں اگر ایسا ہی علمی نکتہ ہو تو تعجب کی بات نہیں ہے۔ انتہیٰ۔ اور نیز امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حمامۃ البشریٰ میں فرمایا ہے۔ واما احیاء الموتی من دون ہذہ اللوازم التی ذکرناہا واماتتہا لاحیاء لساعۃ واحدۃ ثم احیاءہم من غیر توقف کما یجد بیانہ فی قصص القرآن الکریم فہو امر اخر ومن اسرار اللہ تعالیٰ ولا توجد فیہ آثار الحیات الحقیقی ولا علامات الموت الحقیقی بل ہو من آیات اللہ تعالیٰ ومعجزات بعض انبیائہ ونؤمن بہ ولا نعلم حقیقتہ ولکنا لا نسمیہ احیاء حقیقیا ولا اماتۃ حقیقۃ الی آخرہ۔

توضیح اس کی یہ ہے کہ وہ رگیں جو قلب انسان سے زبان تک جاری ہوتی ہیں جن سے نطق انسانی متعلق ہے اور دار مدار نطق انسانی کا اونہیں عروق پر ہی پس ہو سکتا ہے کہ کوئی مقتول ایسا ہو کہ ابھی تک موت حقیقی اوس پر وارد نہیں ہوئی ہو اور فیمسک التی قضی علیہا الموت کا مصداق نہ ہوا ہو اور انہیں عروق مذکورہ میں سے کوئی رگ قطع ہو گئی ہو اور بہ سبب ضرب شدید کے کسی ایک رگ میں یا زیادہ میں تشنج واقع ہو گیا ہو یا حرارت غریزی زائل ہو کر ایسی برودت عارض ہو گئی ہو جس کے سبب سے زبان ثقیل بند ہو گئی ہو۔ اندریں صورت اوس مقتول پر کوئی ایسا عمل کیا جاوے یا کسی ایسی دوائی حار سے اون عروق باردہ میں حرارت پہونچائی جاوے۔ کہ وہ مقتول بولنے لگے۔ تو اس میں قواعد طبی اور ڈاکٹری سے کیا استبعاد ہے خصوصاً جبکہ ایسا عمل اور علاج الہامی ہو اور الہام بھی وہ جو حضرت موسیٰ جیسے نبی جلیل القدر پر نازل ہوا ہو۔ جو کلم اللہ موسیٰ تکلیما کے مصداق ہیں۔ پھر معہذا ظاہر اس قصہ مندرجہ قرآن مجید کے انکار کرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے اور ایسے واقعات ہم بڑے شفاخانوں سرکاری میں بھی مشاہدہ

کرتے رہتے ہین۔ آگے رہی یہ بات کہ جس پر موت حقیقی ابھی تک وارد نہین ہوئی اوس کو قتیل کس لئے کہا جاوے سو ایسا استعمال ہر ایک زبان مین موجود ہے خصوصاً زبان عرب مین بلحاظ ما یؤل الیہ کے ایسا استعمال بکثرت آتا ہے من قتل قتیلا فلہ سلبہ کلام نبوت مین وارد ہوا ہے۔ بس اسی لحاظ سے واذ قتلتم نفساً بھی فرمایا گیا ہے اور سکتہ وغیرہ کے امراض مین بھی ہر کہ ومہ کا مشاہدہ ہے کہ بعد لاحق ہونے مرض سکتہ کے مسکوت کو مردہ سمجھ لیتے ہین معہذا اکثر دیکھا گیا ہے کہ مسکوت زندہ بھی ہو جاتا ہے اس لئے کہ اوس پر موت حقیقی وارد نہین ہوئی۔

الحاصل اس قسم کا احیا ہر زمانہ مین واقع ہوتا رہتا ہے، صدق اللہ تعالی۔ کذلک یحیی اللہ الموتی اور چونکہ اس قسم کے احیا مین اللہ تعالی کی قدرتون کا ایک بڑا نشان ہوتا ہے۔ لہذا اس طرح کا احیا آیات اللہ مین داخل ہے صدق اللہ تعالی ویریکم آیاتہ۔ اور چونکہ ایسے احیا مین نکات علمیہ بھی اہل عقل کو حاصل ہوتے ہین اس لئے فرمایا گیا۔ لعلکم تعقلون۔ خلاصۃ المقال یہ ہے کہ جس قدر قصہ منصوص طور پر قرآن مجید مین مذکور ہوا ہے یعنے کہ بنی اسرائیل مین ایک نفس کا قتل واقع ہوا تھا اور پھر اسمین حسب عادت جاریہ کے باہم تدافع اور تدارؤ بھی واقع ہوا۔ اور عمل [illegible] مندرجہ قرآن مجید سے اوس قتیل کو ایک قسم کی حیات بھی حاصل ہو گئی اور اس کی زبان کھل گئی۔ اور اس نے اپنے قاتل کو بتلا دیا اور اس طرح سے حضرت موسیٰ کی رو بکاری مین یہ مقدمہ قتل کا اپنے ثبوت کو پہونچگیا جیسا کہ فرمایا گیا۔ کہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ تو اس مین کوئی استبعاد نہین ہے اور نیز وقوع اس قصہ کا حرف اذ مندرجہ آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ حرف اذ سے پہلے اذکر مقدر مانا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل کتاب کو یہ قصہ یاد دلایا گیا اور پھر اونہون نے اس قصہ کی تکذیب نہین کی پس اب کیونکر اوس کی تکذیب ہو سکتی ہے ہان جو مقدرات بموجب محاورات زبان عرب کے کلام بلیغ مین ہوا کرتے ہین اون کا ماننا بھی ضروری ہے۔ قرآن مجید مین بھی بسم اللہ سے لے کر اخیر قرآن مجید تک صدہا مقدرات مانے گئے ہین اور ان مقدرات کی تخصیص کچھ زبان عرب سے ہی نہین ہے ہر زبان مین مقدرات ہوتے ہین چنانچہ وہ مقدرات ان آیات مین حسب ذیل ہین فقلنا اضربوہ ببعضہا کے بعد فضربوہ ببعضہا فحیی مقدر ہے اور قرینہ اس پر یہ ہے

کہ اگر اضربوہ کی تعمیل مخاطبین سے واقع نہ ہوتی۔ تو حضرت موسے عدم تعمیل امر آلہی کی شکایت ضرور کرتے اور پھر کذلک یحیی اللہ الموتی کیونکر فرمایا جاتا اس لئے کہ درصورت نہ مقدر ماننے الفاظ مذکورہ کے مشار الیہ کا وجود ثابت نہین ہو سکتا اس لئے اس مقدر ماننے کے بغیر کوئی چارہ نہین اور اسی طرح دوسری جگہ اضرب بعصاک الحجر کے بعد فضرب مقدر ہے یعنی فضرب فانفجرت اور واضح ہو کہ قصہ مذکورہ سابقہ جو ابتدا آیۃ ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرہ سے وما کادوا یفعلون تک ہے اور یہ قصہ جو واذ قتلتم نفساً فادارأتم مین مذکور ہے۔ یہ دونون امر متحد القصہ ہین۔ دو قصہ علیحدہ علیحدہ نہین ہین دونون امرون کو جو علیحدہ علیحدہ بیان فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ امر اول مین ہدایت کی ہے کہ امت کو چاہیئے کہ نبی جس کام کے لئے بامر اللہ حکم فرما دے اوس کو بلا تامل عمل مین لا دے نکتہ چینیان کر کر طرح طرح کی موشگافیان اوس مین نہ کرے ورنہ جس قدر موشگافیان کی جاوینگی اللہ تعالی کی طرف سے قیود ازدیاد ہوتی ہوئی چلی جاوینگی اسی لئے نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ جو صحیح مسلم وغیرہ مین مذکور ہے کہ بنی اسرائیل جس بیل کو ذبح کر دیتے کافی ہو جاتا۔ مگر انہون نے خواہ مخواہ کا تشدد کیا تو اودھر سے بھی تشدد ہوتا چلا گیا اس لئے اس امت کو تعلیم فرمائی گئی کہ احکام آلہی مین زیادہ تر استفسار کرنا برا ہے کیونکہ سوالات کرنے پر جو حکم کہ مطلق ہے وہ متقید بہ قیود ہوتا چلا جاویگا۔ اور پھر دشواری لاحق ہو گی کما قال اللہ تعالی لا تسئلوا رسولکم کما سئل موسیٰ من قبل۔ دیکھو حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ السلام نے صرف ایک ہی رؤیا دیکھا تھا کہ انی اری فی المنام انی اذبحک۔ اس رؤیا پر حضرت ابراہیم خواب باری مین طرح طرح سے موشگافیان کر سکتی تھی۔ مگر کوئی موشگافی نہین کی اور آمادہ واسطے ذبح فرزند ارجمند کے ہو گئے۔ اللہ تعالی کو یہ مستعدی حضرۃ خلیل اللہ کی ایسی پسند آئی۔ کہ انی جاعلک للناس اماما کے مراتب عالیہ پر سرفراز فرمائے گئے اور حاصل اس قصہ کا یہ ہے کہ امر حق کا اخفا کرنا کسی کو نہین چاہیئے اور اخفا کرنے سے کوئی نتیجہ حاصل نہین ہو سکتا وہ امر ظاہر ہو کر رہیگا واللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ پس یہود جو آنحضرت صلعم کی بشارات مندرجہ تورات وغیرہ کو اخفا کرتے ہین۔ اللہ تعالی اوس کو ظاہر فرما کر رہیگا۔ اور اگر ان تذبحوا بقرہ کو اولاً بیان نہ فرماتے۔ تو پھر فقلنا اضربوہ ببعضہا

کی ضمیر بقرہ کی طرف کیونکر رجوع ہوتی۔ جو ببعضہا کا مرجع ہے اور اس قصہ سے ثبوت حقیقت وحی اور الہام کا بھی بخوبی ہوتا ہے کیونکہ یہ قوم بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے اس امر کی تعمیل مین کٹ حجتیان کرنے والے الہام آلہی کو جس سے اطلاع علی الغیب ہوتی ہے بعید سمجھتی تھی اور اگر اون کو استبعاد نہ ہوتا تو ایسا لیت ولعل کیون کرتے جس کی سبب ما کادوا یفعلون ارشاد فرمایا گیا۔ لہذا اس مقصود کے اثبات کے لئے اس امر کو بحرف اذ یاد دلا کر اون پر اتمام حجت اس طرح پر کیا گیا کہ اونہین بنی اسرائیل کے ہاتھون سے ایک ایسا عمل کرایا گیا۔ جس سے اوس قتیل مین جو حضرت موسیٰ کے علم الہامی مین میت حقیقی نہین ہوا تھا ایک قسم کی حیات پیدا ہو گئی اور قاتل کا نشان دیکر پھر وہ میت حقیقی ہو گیا اور یہی سر تھا اس مین کہ یہ عمل انہی کے ہاتھون سے کرایا گیا کیونکہ اگر حضرۃ موسیٰ خود قاتل کا نام لیتے تو پھر بھی اون کو تردد ہی رہتا۔ لہذا اس قصہ کے یاد دلانے سے یہ ثابت کیا گیا کہ انبیاء اور مامورین کو جو احکام یعنے اوامر ونواہی الہی پر اطلاع دیجاتی ہے اوس کے ثبوت کے لئے یہ قصہ موجود ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک امر مخفی اور سر مکتوم کو حضرت موسیٰ کے ذریعہ الہاماً ظاہر کرا دیا۔ اور مقصود اصلی اس قصہ کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ جو پیشگوئیان حضرت موسیٰ نے دربارہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرمائے ہین اور تم اوس کو چھپاتے ہو یہ اخفاء بمنزلہ قتل نفس کے ہے ہم اون کو ظاہر کر دیوینگے اور یہ قصہ مجمل طور پر مفصل فصل ۱۹ کتاب اعداد مین مذکور ہے جس کو مفصل قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی عادت ہے کہ کسی جگہ مفصل کو حسب مقتضائے حال مجمل بیان فرماتا ہے اور کسی جگہ مجمل کو مفصل۔ اور کذلک یحیی اللہ الموتی سے مراد خواہ وہ موتی روحانی ہون یا وہ موتے مراد ہون جو بروز حشر زندہ کئے جاوینگے اور خواہ وہ موتے مراد ہون جو امراض سکتہ وغیرہ سے ایک قسم کی موت اون پر وارد ہو جاتی ہے یہ تینون مرادین آیت مین ہو سکتی ہین۔ دوسری مراد اس لئے صحیح ہے کہ قیامت کے حشر کے لئے بھی اس قصہ سے اتمام حجت ہو گیا کیونکہ جب ایک شخص کی روح اپنے افعال سے بالکل معطل ہو گئی تھی۔ اور بظاہر وہ مردہ ہو گیا تھا معہذا باذن اللہ اس مین حیات پیدا ہو گئی۔ تو نفخ صور کے وقت حیات کا پیدا کیا جانا قادر مطلق پر کیا دشوار ہے۔ مراد اول اس لئے کہ اس قسم کا احیا تم ہر ایک مامور کے وقت مین ہمیشہ دیکھتے رہتے ہو۔ اور تیسری قسم کے موتے کا احیا بھی

ہر ایک زمانہ میں مشاہدہ ہوتا رہتا ہے اور چونکہ قصّہ میں تنوین تعظیم کے لئے ہے اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نفس ضرور کوئی عظیم الشان شخص تھا کیونکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل نے جو اس شخص کو قتل کیا تھا بطمع وارث ہونے اوس کے مال کے قتل کیا تھا۔ پس عظمت اوس کی ظاہر ہے اور حضرت موسیٰ ہی کے وقت سے یہ مسئلہ مقرر ہوا ہے کہ قاتل مقتول کی میراث سے محروم کیا جاوے۔ چنانچہ تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔ روی عن عُبیدۃ السلمانی ان الرجل الذی کان قاتلا فی ھذہ الواقعۃ حُرم من المیراث لاجل کونہ قاتلا اور اس کا نمونہ امت محمدیہ میں بھی پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت عثمان ذی النورین کے قتل نفس کا واقعہ اس کے قریب قریب ہے اور اس قتل میں تدارء اور تدافع بھی عظیم الشان واقع ہوا تھا اور پھر قاتلوں کا حال بھی معلوم ہو گیا کہ بلوائیان مصر تھے اور جن پر الزام قتل کا لگایا جاتا تھا۔ من عند اللہ ان کی براءت ظاہر ہو گئی۔ کیونکہ وہ وارث خلافت موعودہ کے گئے ... اور اگر وہ قاتل ہوتے۔ تو منصب خلافت نبوت کے کیوں کر وارث ہو سکتی تھی۔ کیونکہ زمانہ حضرت موسیٰ سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک قاتل کا وارث نہ ہونا ایک مسئلہ مقررہ تھا پس وراثت خلافت نبوۃ کی خلیفہ چہارم کو کیوں کر پہونچ سکتی تھی اور جس طرح بر کہ نبوت سے احیاء روحانی ہوتا ہے۔ اوسی طرح خلافت نبوت سے بھی احیاء روحانی حاصل ہوا کرتا ہے۔ حدیث صحیح نسائی کی بھی اسی طرف ناظر ہے کہ یا علی تقاتل الناس علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیلہ او کما قال۔ اور احیاء نبوت کا اس آیت میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ کہ یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ اور جبکہ خلیفہ چہارم کی خلافت کا موعودہ خلافت ہونا ثابت ہے تو اون کا داعی ہونا اس حیات روحانی کی طرف بھی ثابت ہے۔ اسی لئے اکابر صحابہ مہاجرین و انصار نے بذریعہ بیعت علی مرتضیٰ کے اس حیات روحانی کو حاصل کیا اور جناب اسد حضرت علی کرم اللہ وجہہ تمام سلاسل اولیاء اللہ روحانیین کے مرجع امت قرار دی گئی۔ تاکہ آپ کی طرف احتمال قتل ... کا پیدا نہ ہونے پاوے ... حضرت علی سے لیکر آج تک جو اولیاء اللہ ہوئے اون میں نشانات آسمانی کا ہونا بھی ظاہر ہے۔ دیکھو الہامات مسیح موعود کو کتاب البلاء ذوالفقار علی اور یا علی دعھم و انصارھم و ذرا عتھم وغیرہ۔ پس آیت کا مضمون بطور استمرار کے بھی ثابت کہ

کذلک یحیی اللہ الموتیٰ و یریکم آیاتہ لعلکم تعقلون۔ اور چونکہ یہ معانی بطور بطن کے ظہر قرآن مجید کے لئے ہیں اس لئے ان میں یہ ضروری نہیں کہ تمام جزئیات قصہ کے پائے جاویں۔ چند مناسبات کا پایا جانا کافی ہو جاتا ہے ورنہ پھر ظہر اور بطن میں فرق کیا ہوگا اور مقصود بالذات اس قصہ سے مضمون اس آیت کا ہے کہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ چونکہ اہل کتاب نے ہر چند جان توڑ کوششیں کیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتیں مندرجہ بائبل کا کتمان اور اخفا کریں۔ جو بمنزلہ قتل نفس کے ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقتاً فوقتاً اون بشارتوں کا اظہار بھی ہوتا رہا حتےٰ کہ زمانہ مسیح موعود کا آگیا جس میں تمام و کمال کشف حقائق اون بشارات اور پیشینگوئیوں کا تمام دنیا میں شائع ہو گیا۔ جو آپکے نبوت کے بارہ میں تھیں۔ جن سے ہزاروں موتیٰ کا احیاء ہوا اور ہو رہا ہے اب ناظرین پر واضح ہوا ہوگا۔ کہ دونوں آیتیں ایک بڑی برہان ہیں۔ حقیت کتاب اللہ اور نبوت محمدیہ پر کہ اس پیشینگوئی مندرجہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون کا ظہور عالمگیر ہو گیا۔ جس کو یہود اخفا کرنا چاہتے تھے دیگر واضح ہو کہ ان دونوں آیتوں میں قوانین فوجداری کی طرف بھی اشارات لطیفہ پائے جاتے ہیں اور وہ یہ جب اس قسم کے جرائم سنگین قتل نفس وغیرہ کے واقع ہوں تو بالضرور اون میں تدافع اور تدارء بھی واقع ہوگا مگر حکام فوجداری کو چاہیئے کہ ایسے مقدمات کی تحقیقات میں نہ گھبراویں اور بخوبی سچی تحقیقات کرتے رہیں اور نفس الامری مقدمہ کی تحقیق میں لگے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مقدمہ مخفیہ کو ظاہر فرما دیگا کہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون اور جبکہ اصل حال مقدمہ کا معلوم ہو جاوے۔ تو حدود الٰہیہ کے جاری کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ کیونکہ حدود الٰہیہ قصاص وغیرہ کے اجراء میں بھی ایک قسم کی حیات حاصل ہوتی ہے۔ و فی القصاص حیاۃ یا اولی الالباب۔ اور درصورتیکہ حکام کی طرف سے ایسے صدق و اخلاص سے کارروائی تحقیقات کی عمل میں آوے گی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اون کے ہاتھوں سے آیات الٰہی بھی ظاہر ہونے لگیں گے۔ اور اون کی عقول بھی تیز ہو جاویں گی۔ اور اگرچہ اس آیت میں قانون وراثت کا کچھ ذکر موجود نہیں ہے۔ مگر چونکہ ائمہ متقدمین نے اس آیت کی تفسیر میں قاتل کا محروم الارث ہونا حضرت موسیٰ کے وقت سے لیکر شریعت محمدیہ تک بیان کیا ہے ہیں کیونکہ حضرت موسیٰ نے اوس قاتل کو بوجہ قتل محروم الارث کر دیا تھا اس لئے اس آیۃ میں ایک اشارہ لطیفہ قانون وراثت کی طرف بھی موجود ہے کہ اذا ثبت الشئ ثبت بلوازمہ قضیہ مسلمہ ہے اور نیز اس آیۃ میں جماعت احمدیہ کے لئے بڑی تسلی موجود ہے اور وہ یوں ہے۔ کہ اگرچہ مخالفین بشارات مسیح موعود کے اخفا میں کوششیں کرتے ہیں مگر وہ سب ناکام رہینگے کیونکہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ اور اس قصہ سے ایک استنباط لطیف یہ ... بھی حاصل ہوتا ہے کہ جب کوئی امر دشوار و مشکل پیش آ جاوے۔ تو واسطے تقرب الٰہی کے قربانی گاؤ وغیرہ کی کرنی چاہیئے تاکہ بواسطہ اس قربانی تقرب کے وہ امر مشکل حل ہو جاوے جیساکہ حضرت موسیٰ کے وقت میں ایک مقدمہ مخفی در مخفی صحیح طور پر حل ہو کر فیصل ہو گیا۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

از محمد احسن امروہوی احمدی مبلغ

المفتی

(از پیشگاہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی)

آیا رسول کیواسطے استغفار

ایک شخص کا سوال پیش ہوا۔ کہ حضرت مرزا صاحب تو رسول خدا تھے آیا آپ کے جنازہ میں مغفرت والی دعائیں پڑھی جاویں یا نہ کیونکہ استغفار کے معنے ہیں گذشتہ غلطیوں کے بد نتائج سے حفاظت اور آئندہ ان کے وقوع و ارتکاب سے حفاظت اور یہاں دونوں مفقود۔

اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا۔ کہ جنازہ میں مغفرت کی دعائیں پڑھنی چاہئیں کیونکہ کسی کا استغفار بہت سے پہلوؤں سے ہوتا ہے کچھ اس کی ذات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور کچھ اہل و عیال اور متعلقین اور متبعین کے متعلق ہوتا ہے علاوہ اس کے ہر حصہ میں کامل ہونا تو عبودیت کی شان کے برخلاف ہے کامل طور پر سبوح و قدوس تو اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے باقی سب کو استغفار کی ضرورت ہے۔

بدر عالم

زمینداروں کا افلاس کس طرح دور ہو سکتا ہے

لارڈ کرزن نے زمینداروں کو سلطنت کے جسم میں ریڑھ کی ہڈی کہا تھا۔ یہ بالکل ٹھیک بات ہے مگر ضروری ہے کہ ایسے قیمتی عضو کی قدر کی جائے اور اگر ہم اسمیں کسی قسم کا دکھ دیکھیں تو فورًا اسکا علاج کریں۔ زمیندار آجکل خصوصیت سے مفلس ہو رہے ہیں اور چونکہ دوسروں کو خوراک رسانی بھی تقریبًا اسی گروہ کے ذمے ہے اس لئے لازمی طور سے اس کا اثر دوسرے غیر کاشتکاروں پر بھی پڑ رہا ہے ہر ایک چیز پہلے سے بہت گراں ہو چکی ہے اور جو لوگ پانچ روپیہ ماہوار میں گزارہ کر سکتے تھے اب بیس پچیس میں بھی وہ اپنی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔

اسوقت بہی خواہان ملک کی توجہ اس طرف منعطف کرائی جاتی ہے کہ وہ انکے افلاس کی وجوہات جمع کریں اور پھر سب ملکر ان اسباب کے حصول کیطرف متوجہ ہوں جو اس ذلیل حالت سے انہیں باعزت حالت میں پہنچا سکیں۔ دو باتوں کیطرف میں توجہ دلاتا ہوں ایک تو یہ کہ زمین تقسیم در تقسیم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جس خاندان کے قبضہ میں سو بیگہ زمین تھی۔ اب اس کے افراد میں تقسیم ہو کر ہر ایک کے حصہ میں پانچ بیگہ رہ گئی ہے۔ اس پر آپ خود سوچ سکتے ہیں۔ کہ کیونکر گزارہ ہو سکتا ہے۔ پھر اس پر مصیبت یہ کہ وہی ذرائع قلبہ رانی ہیں۔ جو کسی پرانے زمانے میں کارآمد کیے جا سکتے ہیں۔ کھیتی موجودہ سائنٹیفک اصولوں پر نہیں کی جاتی۔ بس مقرر کر رکھا ہے کہ اس زمین میں یہی بونا ہے۔ حالانکہ انگریز کاشتکار ابتداء ملک کی ضرورتوں کو دیکھتے ہیں اور سوچ لیتے ہیں کہ اس جنس کی کاشت میں فائدہ ہوگا۔ پھر وہی بو دیتے ہیں۔ ہمارے ملک کے کاشتکاروں نے تو دو جنسیں مقرر کر رکھی ہیں اور پھر ان کی کاشت کا بھی ایک ہی طریقہ مقرر کر رکھا ہے۔ زمانہ خواہ کتنی ہی ترقی کر گیا ہے۔ آلات قلبہ رانی میں خواہ کیا کچھ تغیر ہو گیا ہے۔ مگر ہمارے کاشتکار بھائی کے گھر میں وہی ہل ہے۔ اور وہی درانتی اور وہی کھرپہ ہے۔ ہاں! اگر کچھ تبدیلی ہوئی ہے تو یہ کہ آگے بیل طاقتور ہوتے تھے۔ اب ایک دو مریل بیل باندھ چھوڑے ہیں۔ جن کی کچھ غور پرداخت نہیں کی جاتی۔ یا یہ کہیں کہ پرورش کے لئے کچھ نہیں ملتا۔ دوئم یہ کہ **قرض** اور سود در سود کا بھوت کچھ ایسا چمٹ گیا ہے۔ کہ اس نے زمینداروں کو نہایت ہی کمزور کر دیا ہے۔ ان کی تقریبًا تمام زمینیں گرو ہو چکی ہیں۔ قانون انتقال اراضی نے اگرچہ بہت کچھ فائدہ پہنچایا ہے۔ مگر جب تک پچھلے قرضوں اور رہنوں کا کچھ خاص بندوبست نہ ہوگا۔ ان کے پنپنے کی کچھ امید نہیں ہو سکتی جن کاشتکاروں کی زمینیں گرو ہو چکی ہیں۔ وہ بیچارے تمام برس محنت کرتے رہتے ہیں۔ نصف حصہ تو مرتہن بٹائی میں لے جائیگا اور باقی نصف اپنے قرضہ کی وصولی میں۔ کاشتکار کے ہاتھ کیا آیا خاک؟ اسی طرح سود در سود اصل سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ سالانہ پیداوار بمشکل سود اتار سکتی ہے۔ پس قرض ویسے کا ویسا سر پر سوار رہتا ہے۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے گورنمنٹ کی امداد کی بہت کچھ ضرورت ہے۔ جن مرتہنوں کے پاس اتنے سالوں سے زمینیں رہن چلی آتی ہیں۔ کہ وہ اصل زر قرضہ کو بخوبی وصول کر کے نفع بھی اٹھا چکے ہیں وہ یکقلم فک ہو جانی چاہئیں۔ جب تک یہ نہ ہوگا۔ میں کبھی یقین نہیں کہ سکتا۔ کہ زمینداروں کی حالت بہتر ہو۔ پھر سود کی ایک حد مقرر ہونی چاہیئے۔ اور اصل سے کسی صورت میں بھی نہیں بڑھنا چاہئے۔ یہ ہماری حالت تمام قوموں کی مشترک حالت ہے ورنہ مسلمانوں کے لئے تو قطعی اجازت نہیں۔ کہ وہ کسی قسم کا لین دین سود کے ساتھ کریں پھر زمین کو تقسیم در تقسیم سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو مختلف کاموں میں لگایا جائے۔ ہمارے ملک میں یہ جو دستور ہے۔ کہ کاشتکار کا بیٹا کاشتکاری ہی کرے۔ اور لوہار کا بیٹا لوہاری۔ یہ نہایت ہی اصلاح طلب ہے۔ بلکہ ہر ایک بچے کے مذاق کو دیکھنا چاہئے۔ اور پھر اسے بلا تامل اور بلا خیال اس بات کے کہ اس طرح کرنے سے اس کی ذات کو بٹہ لگیگا۔ اس کام میں لگا دینا چاہئے۔ جس کی وہ قابلیت رکھتا ہے۔

قرآن کریم میں قوموں کے افلاس کی وجہ لکھی ہے ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نجعل له معیشة ضنکا کہ جو شخص ذکر الرحمٰن یعنی قرآن سے منہ پھیرتا ہے۔ اس کی معیشت تنگ کر دی جاتی ہے۔ پس اس کا علاج بھی وہی ہے۔ جو فرمایا ولو انھم اقاموا التوراة والانجیل لاکلوا من فوقھم و من تحت ارجلھم یعنے کلام اللہ پر قائم ہونے سے سب مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔ میں اس پر زیادہ لکھتا۔ مگر مضمون مذہبی رنگ اختیار کرتا جاتا ہے۔ اور اس وقت میرا یہ مقصود نہیں۔

اس دھوکے سے بچو!

بعض لوگ بات کا ایسا طرز اختیار کرتے ہیں جس سے بظاہر یہ مترشح ہوتا ہے۔ کہ یہ کوئی خفیہ پولیس کا آدمی ہے۔ حالانکہ وہ دراصل کچھ بھی نہیں ہوتے۔ ان کا مقصد ایسا کرنے سے صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ ہماری ایک خاص وقعت قائم ہو جائے۔ اور ہم سے ملنے والوں پر ہمارا ایک خاص رعب رہے۔ اور وقت بے وقت کسی اپنی غرض کے پورا ہونے میں مدد ملے۔ بعض مسافر مسجد میں ایک خاص صورت بنائے ہوئے آ جاتے ہیں۔ رات کو آرام سے بسر کرنے اور کچھ دن گزارنے کے لئے یہی طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ کہ کسی سادہ لوح بھلے مانس سے دو چار باتیں ایسی کہہ دیں۔ کہ جس سے وہ سمجھے کہ یہ کوئی خفیہ پولیس کا آدمی ہے۔ اس طرح انہیں اپنی خاطر تواضع کرانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ پبلک کو ایسے لوگوں کی نسبت کامل احتیاط اور پوری ہوشیاری سے کام لینا چاہئے۔

مذاق

کچھ نہ کچھ ظرافت سوائے چند مستثنیات کے ہر ایک طبیعت میں ہوتی ہے۔ ظرافت اپنے صحیح معنوں میں ایک اچھی چیز ہے۔ بشرطیکہ حد اعتدال سے نہ بڑھے۔ بعض اوقات ظرافت کا ایک فقرہ وہ کام کر جاتا ہے۔ جو لمبے سے لمبا مضمون بھی نہیں کرتا۔ ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ ایوان یلدیز میں ایک روز ایک شعبدہ گر تماشا کر رہا تھا۔ ایک تلوار پڑی تھی۔ جسے وہ اٹھا کر نگل گیا۔ سلطان روم نے حیرت کے ساتھ فواد پاشا کی طرف دیکھا۔ پاشائے مذکور نے حسن پاشا کی طرف وزیر بحریہ کی جانب دیکھا۔ جو خورد برد میں بدنام تھا۔ اور گزارش کی یا امیر المومنین! تلوار کا نگل جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ ہمارے یہاں ایسے ایسے لوگ ہیں۔ جو پورا جہاز ہضم کر جاتے ہیں۔ دیکھئے! یہ بات کیسی عظیم بات تھی۔ مگر ظرافت کے ایک فقرہ میں کہہ دی گئی۔

دیہات کی صفائی

عموماً دیکھا جاتا ہے۔ کہ دیہاتیوں کو جب مٹی وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو گاؤں کے قریب ہی سے کھود لیتے ہیں۔ جو آہستہ آہستہ جوہڑ بن جاتا ہے۔ کیونکہ گاؤں کے چاروں طرف ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس لئے موسم برسات میں وہی گاؤں ایک جزیرہ بن جاتا ہے۔ حتیٰ کہ باہر نکلنے کا بھی کوئی رستہ نہیں ملتا۔ پھر جتنا۔ کوڑا کرکٹ ہوتا ہے۔ وہ سب قریب ہی پڑتا ہے۔ حتیٰ کہ لوگ قضائے حاجت کے لئے بھی باہر نہیں جا سکتے۔ اس صورت میں ملیریا فیور نہ پھیلے تو اور کیا ہو۔ گاؤں کے لوگ اگر اپنی صحتوں کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو اپنے گاؤں کے نزدیک جوہڑ بنانے سے پرہیز کریں۔

عجائبات قدرت

بعض لوگ خدا تعالیٰ کے عجائبات قدرت کو اپنے محدود پیمانہ سے ناپنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے کُن کو محدود دائرہ کے اندر مقید کرنا چاہتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ اپنے عجائبات اور اپنے کُن کا مختلف وقتوں اور مختلف طوروں سے اظہار کرتا رہتا ہے۔ تاکہ ہم اس پر ایمان لاویں۔ کہ وہ ہر لمحہ اور ہر لحظہ میں ہر ایک امر کی تبدیل و تنسیخ ترمیم یا محو کر دینے پر قادر ہے اور اس کا کُن بڑا وسیع ہے اور اس کے کُن پر کوئی چیز محیط نہیں ہو سکتی۔ میں اس کے کُن کا ایک مشہود واقعہ بیان کرتا ہوں۔ کہ رنگون میں حاجی یونس صاحب جوہری متولی جامع مسجد کے ہاں ایک بکری ہے۔ جو کبھی بیاہی نہیں مگر دودھ دیتی ہے اور اس وقت تک وہ موجود ہے۔

سوراج کے خواہاں اس کا جواب دیں۔

اس عنوان سے ایک نامہ نگار صاحب سوال پوچھتے ہیں: ”بیاور۔ برٹش راجپوتانہ کا ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ جہاں مسلمانوں کی صرف دو ہزار کے قریب آبادی ہے۔ عیسائی مشن کا ہیڈ کوارٹر ہونے کی وجہ سے کرسچین آبادی بھی یہاں خاصی ہے۔ مگر عام طور سے یہاں بلحاظ کثرت دولت و ملازمت ہندو خصوصاً بنئے صاحبان کا زور ہے۔ مسلمان جو ہیں۔ اہل حرفہ ہیں اور بنیوں کی سود خواری کا شکار ہو رہے ہیں۔ امسال غیر معمولی برسات ہونے کی وجہ سے آس پاس کی ندیوں اور نالوں میں کثرت سے مچھلیاں پیدا ہوئی ہیں۔ اور مسلمان اور عیسائی اکثر شکار کرنا چاہتے ہیں۔ مگر بنئے صاحبان اس پاپ کو گوارا نہیں کرتے۔ پہلے تو سرکار سے چارہ جوئی کرتے ہیں۔ جب وہاں سے سُوکھا جواب ملتا ہے۔ تو اپنے طور سے لٹھ باز نوکر رکھ کر ندیوں کے کنارے کھڑا کر دیتے ہیں۔ کہ جو آوے اُسے مارو۔ اور آس پاس کے دیہاتی گنواروں کو لالچ دے کر ورغلاتے ہیں کہ کسی مسلمان کو مچھلی نہ پکڑنے دو۔ اور جو نہ مانے مرو اور مارو۔ اور پرواہ نہ کرو۔ جو خرچ ہوگا۔ ہم دینگے۔ اور مقدمہ کر کے فتح پا دیں گے۔ مسلمان کر ہی کیا سکتے ہیں۔ اب سوراج مانگنے والے جواب دیں کہ اگر مسلمانوں پر انگریزی سایہ نہ ہو۔ تو بنئے ان غریبوں کا کیا حال کریں۔ مچھلی کی جان کے بدلے ضرور آدمی کی جان مار دیں۔“ (پیسہ)

سینٹ پیٹرس برگ دار السلطنت روس کے عربی اخبار التلمیذ کی اتنی کافی اشاعت ہے کہ بجز ان لوگوں کے جو ابتدا یا وسط سال میں خریداری کی درخواست کریں اور کسی خریدار کی درخواست وہ قبول نہیں کرتا۔ مساوات کا پہلا نمبر ۳ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا جس میں کچھ کم ۲۲ ہزار پرچے خاص قسطنطنیہ میں فروخت ہوئے۔ سبب یہ ہے کہ دنیا کے ہر گوشہ میں مسلمان آباد ہیں اور ہر ملک کے مسلمانوں کی زبان جدا ہے۔ بجز عربی کے کوئی ایسی زبان نہیں جو ہر ملک میں سمجھی جاتی ہو اور ہر حصے کے مسلمانوں کے لئے باہم مبادلۂ خیالات و تعارف کا ذریعہ ہو۔

بدر خواتین

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

آپ کا اصلی نام رملہ تھا اور ابو سفیان کی بیٹی صفیہ کے بطن سے تھیں۔ والدین کی طرف سے خاندان بنی امیہ سے تھیں۔ آپ کی پیدائش ۱۷ سال قبل ہجرت ہے۔

آپ ابتدائے اسلام میں ہی مسلمان ہو گئی تھیں اور ایسے وقت میں جبکہ آپ کا باپ بھائی کل خاندان آنحضرت کے ساتھ مصروف جنگ تھا۔ اسلام کے لئے آپ نے بہت آزار اور تکالیف برداشت کیں۔ آخر اپنے شوہر عبد اللہ بن جحش کے ہمراہ جو مسلمان ہو گیا ہوا تھا۔ حبش کی طرف ہجرت کی۔ اسی شوہر سے آپ کے ہاں ایک لڑکی ہوئی جس کا نام حبیبہ تھا جس پر آپ کا نام ام حبیبہ مشہور ہو گیا۔ حبش جا کر آپ کا شوہر تو مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا۔ مگر آپ برابر اسلام پر قائم رہیں۔ آپ جیسی باصداقت کامل الایمان بیبی کیسی اندوہناک مصیبت تھی کہ اسلام کے لئے باپ بھائی خاندان قبیلہ وطن عزیز ترک کیا۔ غربت میں خاوند کا سہارا تھا۔ ارتداد نے وہ بھی کھو دیا۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۰ سال کی تھی۔ آنحضرت نے ایسی صابرہ کے ساتھ خود نکاح کرنا تجویز کیا۔ یہ نکاح حبش میں ہی ۶ھ میں بولایت حضرت عثمانؓ یا بقول بعض خالد بن سعید بن عاص ہوا۔ نجاشی شاہ حبش نے آنحضرت کی طرف سے چار سو اشرفی مہر ادا کیا۔ آنحضرتؐ نے آپ کے لانے کو عمرو بن امیہ الضمری کو روانہ کیا تھا۔ اس نکاح کے وقت آنحضرت کی عمر ۶۰ سال کی تھی آپ کئی غزوات میں آنحضرت کی شریک رہیں۔ اور ۶۷ سال کی عمر میں بعد وفات آنحضرت ۴۴ھ میں بمقام مدینہ وفات پائی۔

جزیرہ سسلی

روئے اب دل کھول کر اے دیدۂ خونناب بار
وہ نظر آتا ہے تہذیب حجازی کا مزار
یہ محل خیمہ تھا اُن صحرا نشینوں کا کبھی
بحر بازی گاہ تھا جن کے سفینوں کا کبھی
زلزلے جن سے شہنشاہوں کے درباروں میں تھے
شعلۂ جانسوز پنہاں جن کی تلواروں میں تھے
آفرینش جن کی ۔۔۔ دنیائے کہن کی تھی اجل
جن کی ہیبت سے لرز جاتے تھے باطل کے محل
زندگی دنیا کو جن کی شورش قُم سے ملی
مخلصی انسان کو زنجیر توہم سے ملی
جس کے آوازے سے لذت گیر اب تک گوش ہے
وہ جرس کیا اب ہمیشہ کے لئے خاموش ہے
آہ! اے سسلی سمندر کی ہے تجھ سے آبرو
رہنما کی طرح اس پانی کے صحرا میں ہے تو
زیب تیرے خال سے رخسار دریا کو رہے
تیری شمعوں سے تسلی بحر پیما کو رہے
ہو سبک چشم مسافر پر ترا منظر مدام
موج رقصاں تیرے ساحل کی چٹانوں پر مدام
تو کبھی اُس قوم کی تہذیب کا گہوارہ تھا
حسن عالم سوز جس کا آتش نظارہ تھا
نالہ کش شیراز کا بلبل ہوا بغداد پر
داغ رویا خون کے آنسو جہان آباد پر
آسماں نے دولت غرناطہ جب برباد کی
ابن بدروں کے دل ناشاد نے فریاد کی
مرثیہ تیری تباہی کا میری قسمت میں تھا
یہ تڑپنا اور تڑپانا مری قسمت میں تھا
ہے ترے آثار میں پوشیدہ کس کی داستاں
تیرے ساحل کی خموشی میں ہے انداز بیاں
درد اپنا مجھ سے کہہ میں بھی سراپا درد ہوں
جس کی تو منزل تھا میں اُس کارواں کی گرد ہوں
رنگ تصویر کہن میں بھر کے دکھلا دے مجھے
قصہ ایام سلف کا کہہ کے تڑپا دے مجھے
میں ترا تحفہ سوئے ہندوستاں لے جاؤں گا
خود یہاں روتا ہوں اوروں کو وہاں رلواؤں گا

اقبال

اخباروں کی رائے

آریہ گزٹ لکھتا ہے "اسلام کو اگر آپ غور سے مطالعہ فرمائیں گے۔ تو آپ کو پتہ لگیگا کہ محمدیوں کا بہشت جس کیلئے سر توڑ کوششیں کرتے ہیں۔ شراب خانہ خراب سے کم نہیں اس میں شراب کی ندیاں بہ رہی ہیں اور ساقی اور ساقنیں نہایت خوبصورت چاندی کے کنگن پہنے ہوئے شراب پلا رہی ہیں یہ بہشت کا نمونہ ہے جس پر محمدی بھائی لٹو ہیں" مذہب اسلام سے ناواقفیت کا تو یہ حال ہے اس پر فدا مہاشے صاحب کی تقریر ملاحظہ فرمائیے۔

بندۂ خدا! تم اعتراض کرنے سے پہلے یہ تو دیکھ لیتے۔ کہ عربی میں "شراب" کسے کہتے ہیں۔ شراب کے معنے ہیں پینے کی چیز۔ کیا وہ شربت یا پانی نہیں ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوم رس کے تخیلات اُڑے آ گئے ہیں سنو! اول تو تم شراب کے معنے نہیں سمجھے۔ دوم بانی اسلام نے فرما دیا۔ کہ بہشت کی نعمتیں وہ ہونگی جو نہ آنکھ نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں نہ دل میں کبھی گذریں پس اس دنیا پر اس کا قیاس غلط ہے۔

آگرہ اخبار۔ بڑے بڑے مستند ڈاکٹر کہتے ہیں کہ دوران انہضام میں سونے سے دماغ کا فعل سست ہو جاتا ہے اور اس سے سکتہ اور بے عقلی پیدا ہوتی ہے ایک بہت بڑے ماہر سائنس نے تمام عمر تجربہ کر کے یہ رائے قائم کی ہے کہ نیند سے ہاضمہ کو ذرا بھی مدد نہیں البتہ آرام کے ساتھ بیٹھنے یا لیٹنے سے ہاضمہ کے فعل کو قوت پہونچتی ہے۔

بدر۔ اس لئے نبی کریم نے فرمایا۔ اذا تغدیتم فنامو واذا تعشیتم فتمشوا۔ صبح کا کھانا کھا کر تھوڑا لیٹ جائے اور شام کا کھا کر کچھ ٹہلے

جیون تت میں بار بار یہ اعتراض چھپا ہے کہ اگر کوئی خدا ہے اور وہ رحیم و کریم ہے تو خلقت کو کیوں ہلاک کر رہا ہے۔ اصل میں اس لامحدود ذات کی لامحدود حکمتوں کے سمندر کو یہ شخص اپنے دو فٹ کا ہاتھ سے ماپنا چاہتا ہے حالانکہ یہ اپنے وجود کے تمام حالات اور کیفیات سے کامل طور پر آگاہ نہیں جس کو اپنی خبر نہیں وہ کسی دوسرے کی نسبت رائے دینے کا کیا حق رکھتا ہے۔

ایک جرّاح جب کسی بیمار کا خون لیتا ہے یا کسی عضو کو چیرتا پھاڑتا ہے تو ایسے نادانوں کا اعتراض خود ان کی جہالت پر گواہ ہو جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ پہلے کوئی بارش نہ ہوئی اور اب کے اتنی بارشیں ہوئیں کہ الامان۔ لیکن وہ خبریں اس کے نادم کرنے کے لئے کافی ہیں جنمیں لکھا ہے کہ بعض مقامات میں ابھی تک بارشیں نہیں ہوئیں۔ کسی بات پر رائے دینے کے لئے تمام جہان کے حالات کو بہیئت مجموعی دیکھنا ہے پھر وہ بھی اس خیال کو مدنظر رکھ کر کہ خدا تعالیٰ جیون تت کے ایڈیٹر کا ماتحت نہیں بلکہ ؏

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

زلزلہ بظاہر ایک خوفناک چیز ہے مگر اسی سے کئی مفید چشمے ہیں۔ کئی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ اپنی قہری تجلیوں سے آپ ایسے منکروں کو اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔

سراج الاخبار ضلع جہلم کی نسبت لکھتا ہے بارش نے نمونہ حشر بپا کر دیا۔ صدہا مکان پختہ و خام گر گئے یہ کیوں ہے؟ وہاں تو نقشبندیوں کے سجادہ نشین رہتے ہیں۔ سنو! سنو!! میرے آقا کی زبان سے نقشبند قدرت نے فرمایا تہا کہ مضمون میں ندیاں چلینگی لا تبدیل لکلمات اللہ۔

پیسہ اخبار کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ ایک ریلوے عہدہ دار کی دختر غازی آباد سے ملتان جا رہی تہی اس کی ۔۔۔ شادی ہونے والی تہی شادی کا کیک کاٹنے والی چھری سے کسی قاتل نے ہلاک کر دیا

بدر۔ اُمید ہے کہ ریلوے آفیسر ایسی واردات کے انسداد کے لئے کافی انتظام فرمائینگے ہر گاڑی کے ساتھ چند کنسٹبل ہونے چاہئیں۔ جو گاڑی کے پائدانوں پر گشت کرتے رہیں اور گارڈ کے کمرہ کے ساتھ تمام مسافروں کا ایسا کنکشن ہو کہ وہ اس کو اطلاع دے سکیں۔ وہ شیشہ جو بعض گاڑیوں میں لگا رہتا ہے ایسے موقعہ پر چنداں کام نہیں آسکتا۔

اخبار وکیل نے اپنے بعض مضمون نویسوں کو اطلاع دی ہے کہ وہ مرزا صاحب قادیانی کے خلاف ۔۔۔ یہ شریفانہ خیال ہے مگر ایسی مخالفت کرنیوالوں نے نہ اس سے پہلے اس سلسلہ کا کچھ نقصان کیا نہ اب نقصان کر سکینگے۔

بدر کلب

خط و کتابت۔ کیفیت نمبر اور نیز خریداری نمبر کو لکھنا چاہیئے اور جواب کے واسطے جوابی کارڈ ساتھ بھیجنا چاہیئے۔

نکاح۔ کیواسطے جو خط آوے اوس کے ساتھ چار آنہ کا ٹکٹ ہونے چاہئیں۔ ورنہ نہ خط کا جواب دیا جائیگا اور نہ اس خط پر کوئی کارروائی ہوگی۔

نامہ نگاروں کو چاہیئے کہ مضمون مختصر لکھا کریں۔ لمبے مضامین کے اندراج کی گنجائش نہیں ہوتی اور نیز ہر ایک مضمون صفحہ کے دو کالم کر کے ایک پر لکھا ہوا ہونا چاہیئے اور دوسرا کالم خالی چاہیئے۔ ایڈیٹر کو اتنی فرصت کہاں کہ نامہ نگاروں کو مضامین کی رسید دے۔ یا ناپسند مضمون کو واپس کرے۔

ثاقب صاحب اپنی نظم مندرجہ کی نسبت اطلاع دیتے ہیں کہ پہلی چار رباعیاں اشرف لاہوری کی ہیں۔ صفحہ ۹ سطر ۱۴ کبھی کی جگہ کہیں چاہیئے مقطع میں چوری کا لفظ رہ گیا۔

منشی ظہیر الدین اروپی کے مضمون سے ایک نکتہ رہ گیا۔ خاتم المصلحین حضرت اقدس نے اربعین میں اپنا نام رکھا ہے اس کے اعداد ۱۴۰۰ ہیں ۔ آپکے خاتم الخلفاء اور چودہویں صدی کے مجدد ہونے کا ثبوت ہے۔

بعض صاحب اپنے مقام سے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں اور اطلاع نہیں دیتے۔ دو تین ماہ بعد شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں دو ماہ کا اخبار نہیں آیا۔ بھیجو۔ آئندہ وہی پرچہ بھیجا جائیگا۔ جسکی نسبت اسی ہفتہ اطلاع دیجاوے

اگر کسی صاحب کو دو اخبار جاتے ہوں۔ تو براہ مہربانی فوراً اطلاع دیویں اور اس کا نمبر بھی لکھ بھیجیں ورنہ دونوں پرچوں کی قیمت دینی ہوگی۔

اگر کسی صاحب کا ایڈریس غلط ہو تو وہ بذریعہ خط صحیح کرالیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ نہ لکھا کریں بلکہ وہ نمبر جو نام کے پہلے ہے۔

حکیم محمد حسین قریشی اپنی عمارت جدید کا تاریخی نام چاہتے ہیں کوئی صاحب فرما دیویں۔

اخبار بدر کی قیمت جن صاحبان کے ذمہ ہے وہ خود ہی ادا کر دینگے۔ بعض احباب کے نام ذکی بقایا سے نصف کا وی پی ہوا تہا وہ بھی باقی قیمت کر ادا کرنے کی طرف توجہ فرماویں۔

متفرق خبریں

مسٹر جسٹس [illegible] جج چیف کورٹ پنجاب سے ۱۸ر اکتوبر سے ریٹائر ہونگے۔

ملتان لائن پر لیڈی مسافر کے قتل کے متعلق پولیس نے ایک یوریشین گرفتار کیا ہے۔ دیکھا چاہیئے۔

اتوار کو قریب ۱½ بجے قبل دوپہر پشاور میں ایک زلزلہ محسوس ہوا۔ نقصان نہیں ہوا۔

بربیرہ سے ۲۰ میل مشرق کو لڑائی ہوئی۔ لفٹنٹ روز اور ایک دیسی حوالدار بھی زخمی ہو گئے ہیں۔

واشنگٹن میں اور رائٹ کے ہوائی جہاز کے تجربہ میں سخت ناکامی ہوئی۔ نتیجہ مہلک نکلا۔ دونو سوار ۷۵ فٹ بلندی سے گرے ہیں ہوائی جہاز کے پرخچے اڑ گئے۔ رائٹ کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اور آنکھ کی جگہ بھی پھٹ گئی۔ لفٹنٹ سلفریج کی ہڈی پسلی چور چور ہو گئی۔ بیہوش پڑے تھے۔ ہسپتال پہنچتے ہی مر گئے۔

حضور گورنر بمبئی نے مسٹر تلک کی سزائے جرمانہ کا ایک ہزار روپیہ معاف کر دیا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ حضور نے مسٹر تلک کی سزائے سخت کو قید محض میں تبدیل فرمایا ہے۔

ہندوستان میں ڈاک کے پارسلوں کی اصلاح کے قانون پر یکم اکتوبر سے عمل کرینگے۔ ۸ تولہ تک

نیویارک اور ریاستہائے پنسلونیا کے جنگلات کے وسیع رقبہ میں سخت نقصان ہوا ہے۔ وسکونسن میں دو موضع تباہ ہو گئے اور چار سو آدمی خانمان برباد ہو گئے۔

حالت ایران۔ ٹائمز کو طہران سے جو تار موصول ہوا ہے۔ وہ مظہر ہے۔ کہ شاہ نے برٹش اور روسی نوٹ کا جواب دیدیا ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ جواب ناقابل اطمینان ہے۔ جو دستور کی تجدید کے بارہ میں علما بمنزلہ انکار کے ہے تاوقتیکہ صوبہ آذربائیجان مطیع نہ ہو جاوے۔

حالت مراکو۔ جولائی سے ۳ ہزار فرنچ سپاہ دار البیضا سے روانہ ہو چکی ہے۔ ۳ ہزار مزید سپاہ اکتوبر میں روانہ ہوگی۔ اور جوں جوں پولس کا انتظام درست ہوتا جائیگا۔ باقی ۸ ہزار فوج بھی رفتہ رفتہ ہٹالی جاویگی۔

ٹرکی میں ریلوے ہڑتال۔ قسطنطنیہ کی خبریں مظہر ہیں کہ چونکہ ہڑتال والوں نے اورینٹل ریلوے سے غیر واجب مطالبات کئے ہیں۔ اس لئے وزیر پولس نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ کہ ہڑتال کرنیوالے یا تو کام پر آجاویں ورنہ ان کو برخاست کر دیا جاویگا اور آئیندہ ملازم نہیں رکھے جاویں گے۔

اسٹیمر ایبان جو سان فرانسسکو سے سڈنی کو جا رہا تھا وہ ۱۸ جون گذشتہ آئیلینڈ میں تباہ ہو گیا جہاز والوں میں سے پانچ آدمی لائف بوٹوں میں سوار ہو کر فیننگ آئیلینڈ پہونچے ہیں۔ جو وسط بحر الکاہل کا تار اسٹیشن ہے۔

سینٹ پیٹرزبرگ دار السلطنت روس کے عربی اخبار التلمیذ کی اتنی کافی اشاعت ہے کہ بجز ان لوگوں کے جو ابتدا یا وسط سال میں خریداری کی درخواست کریں اور کسی خریدار کی درخواست منظور نہیں کرتا مساوات کا پہلا نمبر ۴۰ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا جس میں کچھ کم ۲۲ ہزار پرچے خاص قسطنطنیہ میں فروخت ہوئے۔ سبب یہ ہے کہ دنیا کے ہر گوشہ میں مسلمان آباد ہیں اور ہر ملک کے مسلمانوں کی زبان جدا ہے بجز عربی کے کوئی ایسی زبان نہیں جو ہر ملک میں سمجھی جاتی ہو۔ اور ہر حصہ کے مسلمانوں کیلئے باہم مبادلہ خیالات و تعارف کا ذریعہ ہو۔

اخبار طان کا نامہ نگار ویانا لکھتا ہے کہ آزادگان ترک عثمانی پارلیمنٹ میں سب سے پہلے بوسینیہ و ہرزیگونیا کے صوبجات کو آسٹریا سے واپس لینے کا مسئلہ زیر بحث لائینگے ان کی حجت یہ ہوگی کہ جن اسباب سے یہ ملک آسٹریا کے حوالے کیا گیا تھا وہ اب خود بخود محو ہو گئے لہذا ملک کا اصلی مالک کو ملنا ضروری ہے۔

امیر المومنین نے اپنے قصر کے مصارف کم کر دئے ہیں۔ پانچسو بازیگر اور ارباب نشاط موقوف ہوئے ان میں ۵۰ اطالین تھے۔ اور مطبخ سلطانی میں بھی کمی ہوئی ہے جہاں روزانہ ایک ہزار اوقہ گھی وغیرہ خرچ ہوتا تھا۔ اب صرف ۱۲۵ اوقہ رہ گیا (اوقہ ۱۲۰ روپیہ کے یعنی ۱ تار نمبری)

حکومت عثمانیہ ایک ہزار طالب علموں کو یورپ کے دار العلوموں میں تکمیل تعلیم کیلئے ارسال کرنے پر غور کر رہی ہے۔

راتب پاشا جدہ کو بھاگ گیا ہے۔ شریف کے معزول ہونیکی بھی افواہ ہے۔ عثمان پاشا محافظ مدینہ بھی قید کر دیا گیا یہ بھی راتب پاشا کا ہم خیال اور سخت ظالم تھا۔ شرفائے مدینہ اس کے مظالم سے تنگ آکر مصر و شام میں غربت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور تھے۔ موصل اور دیار بکر میں بھی آئین کو عام مسرت سے خوش آمدید کہا گیا ہے۔

متواتر بارش اور طوفان کیوجہ سے کینٹ کی فصلیں برباد ہو گئیں کھیتوں کے مزدور بیکار ہو گئے۔

۵ ہزار سپاہیوں کا ایک فرانسیسی دستہ کل صبح معسکر کے کمپ پر حملہ کرنے کیلئے بدیشت سے روانہ ہوا۔ غنیم نے دستہ پر سامنے سے اور پہلوؤں پر حملہ کیا۔ اور دستہ کے بازو کو کمزور کرنے کی کوشش کی مگر چار گھنٹہ کی جنگ کے بعد وہ پسپا ہوئے۔ توپ خانہ نے مخالفو کے حملے کو روکے رکھا اس لئے وہ پیدل سپاہ تک نہ پہنچ سکے فرانسیسیوں کی جانب ۲۲ آدمی زخمی ہوئے موروں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔

ریوٹر عدن سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ سومالی ملا حملہ کرکے ۶ آدمیوں کو مار گیا اور ۱۶۰ اونٹ لے گیا۔ اس نے برٹش علاقہ میں بھی دو گھوڑ چڑھے سپاہیوں کو قتل کر دیا ہے۔

بدوؤں نے جدہ کے قریب الہٰی جادہ کا ایک قافلہ لوٹ لیا چار پانچ لاکھ روپیہ کا مال و اسباب لے گئے۔ کرد باغی ابراہیم پاشا کو ترکی سپاہ نے کامل ہزیمت دی

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خریدو

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی کی تصنیف ہے جس نے اسلام کی دہاک کل عالم پر بٹھادی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہایت خوش خط اور اعلیٰ چھپی ہے۔ رعایتی ہے جلد چار روپے مجلد چار روپے بارہ آنے (للعہ ۴ ؍ ۱۲) میں دیجاتی ہے۔

درثمین — حضرت اقدس کی تمام نظموں کا (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) مجموعہ مجلد ۸ ؍ غیر مجلد ۶ ؍

شری نہہ کلنک اوتار — کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحے۔ قیمت ۸ ؍ جلد منگوائیں

کرشن لیلا — ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف آدھ آنہ (۲ پائی)

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپیہ کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ۱ ؍

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدہ سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ ؍ عصمت انبیاء ۷ ؍

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کو بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸ ؍

فتح الدین — یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان ہے بہت عمدہ۔ قیمت ۴ ؍

حیرت کی حیرانی — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ ؍

اسلام کی پہلی کتاب — احمدی بچوں کیلئے اردو میں مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ احقہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۲ ؍

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ ؍

کامن احمدی — (الا داود والے) قیمت ۱ ؍

آنہ ڈکشنری — طالب علموں کیواسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱ ؍

کامن احمدی — حافظ غلام رسول راجیکی قیمت ۱ ؍

معیار الصادقین — یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں ایسے [illegible] گئے ہیں جن کے زیر رکھنے سے نا مخالف احمدی [illegible] کچھ مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۲ ؍

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی اکمل آف گولیکی کی تصنیف ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو علاوہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی۔ مدہ دوائی۔ غایت المقصود کو زیر نظر رکھا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم۔ (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:۔

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۶ ؍ کر دیگئی ہے)

عجیب و غریب مجربات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپ کے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں ہائی تشخیص ادویہ کو مد نظر رکھا جاوے اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا معصول ڈاک بذمہ خریدار ہے۔

مصری گولیاں — پرانی قبض کیواسطے ایک شدید قبض کی حالت میں دو اور دستوں کیواسطے چار۔ تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں فی شیشی [illegible]

تریاق البواسیر — خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس کی برابر کوئی نہیں ہے تین ہفتہ کیواسطے (۱ ؍ ۸)

تریاق الخنازیر — خنازیروں کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے جس کو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہر یلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ ایک ماہ کیواسطے (عہ)

ذیابیطس — ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۲ ؍ ۲ یوم کیواسطے (عہ)

تحفہ روزگار — یہ ایک ایسی دوائی ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کے واسطے اور عام کمزوریوں کیواسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible]

اکسیر جریان — جریان اور رقت جوہر منی اور بند مبیح کیواسطے عمدہ دوائی ہے فی خوراک ۲ ؍ ۴ خوراک کافی ہیں۔

[illegible] قدیم و جدید [illegible] خوراک ایک دو ہفتہ۔ قیمت عہ

سوزاک قدیم و جدید — خوراک ایک ہفتہ۔ قیمت ۱۲ ؍

حب صرع — مرگی اور ہسٹریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہیں۔ فی شیشی [illegible]

اکسیر ضیق النفس — کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے عہ

نوٹ — ہماری ادویات سے بلا استثنا ہر ایک غریب و امیر لوگ فائدہ اوٹھا سکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ رعایت رکھی گئی ہے۔

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب

(رئیس مالیر کوٹلہ۔ قادیان گورداسپور)